﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائيل:۸۰)

هفت روزه

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک25/اپریل 2008ء | شمارہ 17

19/ربیع الثانی 1429ہجری قمری ❁ 25/شہادت 1387 ہجری شمسی

## سورۃ فاتحہ بطور شفا

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کا ایک قافلہ سفر میں تھا۔ راستہ میں ایک جگہ قیام کیا۔ وہاں قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ ایک صحابی نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ شفایاب ہوگیا اور انعام دیا۔ صحابہ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا تمہیں کس نے بتایا کہ سورۃ فاتحہ میں دم اور شفا بھی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن۔فضل سورۃ الفاتحہ۔ حدیث نمبر 4623)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

**عیسائی مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کا جانی دشمن تھا۔ اس نے پہلے پہل تثلیث کا پودہ لگایا۔ موسیٰؑ کی توریت کے برخلاف اپنی طرف سے نئی تعلیم دی۔ سؤر کو حلال کیا۔ ختنہ کا قدیم حکم الٰہی منسوخ کیا۔ آخر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اس کو پکڑا اور ایک بادشاہ نے اس کو سولی دے دیا۔**

”غرض اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیحؑ تو وہ بےنفس انسان تھے جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ کوئی ان کو نیک انسان کہے مگر پولوس نے اُن کو خدا بنا دیا۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ کسی نے حضرت مسیح کو کہا کہ اے نیک اُستاد! انہوں نے اُس کو کہا کہ تُو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ اُن کا وہ کلمہ جو صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت اُن کے منہ سے نکلا کیسا توحید پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا۔ اِیلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَانِیْ۔ یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ کیا جو شخص اس عاجزی سے خدا کو پکارتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خدا میرا رب ہے اُس کی نسبت کوئی عقلمند گمان کرسکتا ہے کہ اس نے درحقیقت خدائی کا دعویٰ کیا تھا؟ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے محبتِ ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ اُن سے ایسے کلمے اُن کی نسبت کہلا دیتا ہے کہ نادان لوگ ان کی ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں (1) ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے:- یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّی وَ اَنَا مِنْکَ۔ یعنی اے چاند! اور اے سورج! تو مجھ سے ہے اور مَیں تجھ سے۔ اب اس فقرہ کو جو شخص چاہے کسی طرف کھینچ لے مگر اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ اوّل خدا نے مجھے قمر بنایا کیونکہ میں قمر کی طرح اس حقیقی شمس سے ظاہر ہوا اور پھر آپ قمر بنا کیونکہ میرے ذریعہ سے اُس کے جلال کی روشنی ظاہر ہوئی اور ہوگی۔ یعقوب حضرت عیسیٰ کا بھائی جو مریم کا بیٹا تھا وہ درحقیقت ایک راستباز آدمی تھا۔ وہ تمام باتوں میں توریت پر عمل کرتا تھا اور خدا کو واحد لاشریک جانتا تھا اور سؤر کو حرام سمجھتا تھا۔ اور یہودیوں کی طرح بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتا تھا اور جیسا کہ چاہئے تھا وہ اپنے تئیں ایک یہودی سمجھتا تھا۔ صرف یہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت پر ایمان رکھتا تھا۔ لیکن پولوس نے بیت المقدس سے بھی نفرت دلائی۔ آخر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اس کو پکڑا اور ایک بادشاہ نے اس کو سولی دے دیا اور اس طرح پر اس کا خاتمہ ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لئے وہ سولی سے نجات پا گئے اور خدا تعالیٰ نے اُن کو سولی پر سے زندہ بچالیا۔ لیکن چونکہ پولوس نے سچائی کو چھوڑ دیا تھا اسلئے وہ لکڑی پر لٹکایا گیا۔

یاد رہے کہ پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں آپ کا جانی دشمن تھا۔ اور پھر آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے اس کے عیسائی ہونے کا موجب اس کے اپنے بعض نفسانی اغراض تھے جو یہودیوں سے وہ پورے نہ ہوسکے اس لئے وہ ان کو خرابی پہنچانے کیلئے عیسائی ہوگیا۔ اور ظاہر کیا کہ مجھے کشف کے طور پر حضرت مسیح ملے ہیں اور مَیں اُن پر ایمان لایا ہوں۔ اور اس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا۔ اور یہ پولوسی تثلیث دمشق سے ہی شروع ہوئی۔ اسی کی طرف احادیث نبویہ میں اشارہ کرکے کہا گیا کہ آنے والا مسیح دمشق کی مشرقی طرف نازل ہوگا۔ یعنی اس کے آنے پر تثلیث کا خاتمہ ہوگا اور انسانی دل توحید کی طرف رغبت کرتے جائیں گے۔ اور مشرقی طرف سے مسیح کا نازل ہونا اُس کے غلبہ کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ روشنی جب ظاہر ہوتی ہے تو تاریکی پر غالب آجاتی ہے (2)۔

صاف ظاہر ہے کہ اگر پولوس حضرت مسیح کے بعد ایک رسول کے رنگ میں ظاہر ہونے والا تھا جیسا کہ خیال کیا گیا ہے تو ضرور حضرت مسیح اس کی نسبت کچھ خبر دیتے خاص کر کے اِس وجہ سے تو خبر دینا نہایت ضروری تھا کہ جبکہ پولوس حضرت عیسیٰ کی حیات کے تمام زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ سے سخت برگشتہ رہا۔ اور ان کے دُکھ دینے کے لئے طرح طرح کے منصوبے کرتا رہا۔ تو ایسا شخص ان کی وفات کے بعد کیونکر امین سمجھا جاسکتا ہے۔ بجز اس کے کہ خود حضرت مسیح کی طرف سے اس کی نسبت کھلی کھلی پیشگوئی پائی جائے اور اس میں صاف طور پر درج ہو کہ اگرچہ پولوس میری حیات میں میرا سخت مخالف رہا ہے اور مجھے دُکھ دیتا رہا ہے لیکن میرے بعد وہ خدا تعالیٰ کا رسول اور نہایت مقدس آدمی ہو جائے گا۔ بالخصوص جبکہ پولوس ایسا آدمی تھا کہ اس نے موسیٰ کی توریت کے برخلاف اپنی طرف سے نئی تعلیم دی۔ سؤر حلال کیا۔ ختنہ کی رسم تو توریت میں ایک مؤکّد رسم تھی اور تمام نبیوں کا ختنہ ہوا تھا اور خود حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا وہ قدیم حکم الٰہی منسوخ کردیا۔ اور توریت کی توحید کی جگہ تثلیث قائم کردی اور توریت کے احکام پر عمل کرنا غیر ضروری ٹھہرایا اور بیت المقدس سے بھی انحراف کیا۔ تو ایسے آدمی کی نسبت جس نے موسوی شریعت کو زیروزبر کردیا ضرور کوئی پیشگوئی چاہئے تھی۔ پس جبکہ انجیل میں پولوس کے رسول ہونے کے بارے میں خبر نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اُس کی عداوت ثابت اور توریت کے ابدی احکام کا وہ مخالف تو اس کو کیوں اپنا مذہبی پیشوا بنایا گیا؟ کیا اس پر کوئی دلیل ہے؟“

---

”(1) ایک دفعہ کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔ اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہوجائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔ اسی طرح ایک دفعہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ انت منّی بمنزلۃ اولادی۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ یعنی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے اور تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ تب مولویوں نے اپنے کپڑے پھاڑے کہ اب کفر میں کیا شک رہا اور اس آیت کو بھول گئے فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا(البقرۃ: 201) منہ

(2) یاد رہے کہ قادیان جو میری سکونت کی جگہ ہے عین دمشق کی شرقی طرف ہے۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ منہ“

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ375 تا 378 مطبوعہ لندن)

# نظارت نشرو اشاعت قادیان کی بعض تازہ اُردو مطبوعات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد مبارک ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی سال میں کم ازکم پچاس فیصد احمدی گھروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی کتب پہنچائی جائیں۔

گھروں میں ان لائبریریوں کا قیام بھی صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔

جملہ امراء کرام و صدر صاحبان و مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں احباب کو اپنے گھروں میں لائبریریاں قائم کرنے کی طرف توجہ دلا کر ممنون فرمائیں۔ اسی طرح جماعتی لائبریریوں کو بھی اَپ ڈیٹ کریں۔

نظارت نشرو اشاعت قادیان (انڈیا) نے جونئی اُردو کتب شائع کی ہیں اُن کی فہرست درج ذیل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| ✿......چشمۂ مسیحی | ✿......حیات نور | ✿......تاریخ احمدیت (19 جلدیں) |
| ✿......فقہ احمدیہ | ✿......خطبات نور | ✿......درّ عدن |
| ✿......سیرت خاتم النبیینؐ | ✿......گورنمنٹ انگریزی اور جہاد | ✿......الذکر المحفوظ |
| ✿......نظام نو | ✿......بیت بازی | ✿......خلافت حقّہ اسلامیہ |
| ✿......اسلام کا مشاورتی نظام | ✿......حضرت محمد مصطفیٰؐ کا بچپن | ✿......اسلام میں اختلافات کا آغاز |
| ✿......حقائق الفرقان | ✿......حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں | ✿......نظام آسمانی اور اس کا پس منظر |
| ✿......قندیل صداقت | ✿......فیشن پرستی | ✿......آئینۂ صداقت (اردو، انگریزی) |
| ✿......احمدیہ پاکٹ بک | ✿......غیبت | ✿......سناتن دھرم |
| ✿......انوار العلوم | ✿......بے پردگی کے خلاف جہاد | ✿......نسیم دعوت |
| ✿......سیر روحانی | ✿......صحیح بخاری (جلد اوّل و دوئم) | ✿......برکات الدعا |
| ✿......سوانح فضل عمر (مکمل) | ✿......دیباچہ تفسیر القرآن | ✿......کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔ |
| ✿......خطبات ناصر | ✿......مرقاۃ الیقین | |
| ✿......خطبات مسرور (چہار حصص) | ✿......ایک عزیز کے نام خط | ✿......آریہ دھرم |
| ✿......حیات قدسی | ✿......ہمارا خدا | ✿......برکات خلافت |

اپنے آرڈرز بھجوانے اور کتب کی قیمتوں اور ترسیل کے اخراجات کے تخمینہ اور مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں:

نظارت نشرو اشاعت۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ پوسٹ کوڈ 143516۔ پنجاب (انڈیا)

فون و فیکس نمبر: **00+91+1872 220749**

ای میل: **qadian21@yahoo.com**

**Or: markazqadian@sancharnet.in**

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

## اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/ اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

**ضروری کوائف:**

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت:

تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع:

**برائے رابطہ فون نمبرز:**

منصور احمد نورالدین: موبائل 009-23007713440 آفس: 0092-476215953

بدرالزمان: 00923437735907

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل: tahqeeq@yahoo.com, tahqeeq@gmail.com
ayaz313@hotmail.com

# نعت بحضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

توفیق دے خدا مجھے لکھوں مَیں اُس کی نعت
آمد سے جس کی ختم ہوئی اک طویل رات
ہے اس جہاں کی دھوپ میں چھاؤں اُسی کی ذات
ابر ِ کرم تھی ہونٹوں سے نکلی جو کوئی باتِ
جس کے خدا نے عرش پہ لہرا دئے علَم
''بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم''

مَیں کس طرح سے عشق کا دعویٰ کروں حضور
دل تو گنہ کے بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے چُور
اِک مُشتِ خاک ہو کے بھی مانگوں تمہارا نور
اے حُسن لازوال ترے قُرب کا سرور
کہتی رہے زباں مری لکھتا رہے قلَم
''بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم''

ہم کو نشاطِ وصلِ حبیب خدا ملے
تشنہ لبوں کو عشق کا آبِ بقا ملے
خوش بخت ہیں جو یار کے قدموں سے جا ملے
جس ذات ہی سے حُسن کا ہر سلسلہ ملے
بس سوئے یار اٹھے غلاموں کا ہر قدم
''بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم''

ظلمت کی آندھیوں میں ترا سائباں ملا
بھٹکے ہوئے تھے طائر اُنہیں آشیاں ملا
تیری ہی برکتوں سے مسیح الزماں ملا
تیرے مسیح کو ترا طرزِ بیاں ملا
لنگر ترا ہی آج ہے جاری تری قسم
''بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم''

تیرے ہی نقشِ پا میں جو مضمر ہے انتہا
ممکن ہوا بشر کا عروج اُس سے بارہا
تیرے ہی فیض سے ہے نبوت کا در کھلا
تُو نے زمیں کی گود کو رکھا ہرا بھرا
ہے بس خدا کے بعد تری ذات محترم
''بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم''

نورِ ازل کے عکس ، مرے صادق و امین
جب سینۂ دہر میں ترا حُسن ہے مکین
سرشار تیرے عشق سے ہو جائے اب زمین
غالب ہر ایک فکر پہ جلد آئے تیرا دین
مہکے یہی خیال ، کہے سوچ دم بدم
''بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم''

ویران بستیوں میں دِلوں کی تو آیئے
بندِ نقاب کھول دیں چہرہ دکھایئے
ظلمت کدوں میں نور کی شمعیں جلایئے
تاریک شب گزیدہ زمینوں میں آیئے
اُس نور پر فدا ہوں عرب ہوں کہ ہوں عجم
''بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم''

(فاروق محمود۔ لندن)

# منصبِ خلافت

(تقریر فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرۃ کی آیت رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرۃ:130) تلاوت کی اور پھر فرمایا:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی نسبت ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کے رنگ میں ہے وہ دعا جو ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر مکّہ کے وقت کی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرۃ:130) یہ دُعا ایک جامع دُعا ہے۔ اس میں اپنی ذرّیت میں سے ایک نبی کے مبعوث ہونے کی دُعا کی پھر اسی دعا میں یہ ظاہر کیا کہ انبیاء علیہم السلام کے کیا کام ہوتے ہیں ان کے آنے کی کیا غرض ہوتی ہے؟ فرمایا الٰہی ان میں ایک رسول ہو اور انہی میں سے ہو۔

## انبیاء کی بعثت کی غرض

وہ رسول جو مبعوث ہو اس کا کیا کام ہو يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ اس کا پہلا کام یہ ہو کہ وہ تیری آیات ان پر پڑھے۔ دوسرا کام وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وہ کتاب یعنی شریعت سکھائے اور تیسرا کام یہ ہو کہ وَالْحِكْمَةَ حکمت سکھائے۔ چوتھا کام وَيُزَكِّيْهِمْ ان کو پاک کرے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد میں سے مبعوث ہونے والے ایک رسول کیلئے دعا کی اور اس دعا ہی میں ان اغراض کو عرض کیا جو انبیاء کی بعثت سے ہوتی ہیں۔ اور یہ چار کام ہیں میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ کوئی کام اصلاح عالم کا نہیں جو اس سے باہر رہ جاتا ہو۔ پس آنحضرت ﷺ کی اصلاح دنیا کی تمام اصلاحوں کو اپنے اندر رکھتی ہے۔

## خلفاء کا کام

انبیاء علیہم السلام کے اغراض بعثت پر غور کرنے کے بعد یہ سمجھ لینا بہت آسان ہے کہ خلفاء کا بھی یہی کام ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ جو آتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے پیشرو کے کام کو جاری کرے پس جو کام نبی کا ہوگا وہی خلیفہ کا ہوگا۔ اب اگر آپ غور اور تدبر سے اس آیت کو دیکھیں تو ایک طرف نبی کا کام اور دوسری طرف خلیفہ کا کام کھل جائے گا۔

مَیں نے دعا کی تھی کہ مَیں اس موقعہ پر کیا کہوں تو اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس آیت کی طرف پھیر دی اور مجھے اسی آیت میں وہ تمام باتیں نظر آئیں جو میرے اغراض اور مقاصد کو ظاہر کرتی ہیں اس لئے مَیں نے چاہا کہ اس موقعہ پر چند استدلالات پیش کردوں۔

## شکر ربّانی بر جماعت حقّانی

مگر اس سے پہلے کہ میں چند استدلالات پیش کروں۔ مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جس کے دیئے جانے کا انبیاء سے وعدہ الٰہی ہوتا ہے۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ چاروں طرف سے محض دین کی خاطر اسلام کی عزت کے لئے اپنا روپیہ خرچ کر کے اور اپنے وقت کو خرچ کر کے احباب آئے ہیں میں جانتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے مخلص دوستوں کی محنت کو ضائع نہیں کرے گا وہ بہتر سے بہتر بدلے دے گا کیونکہ وہ اس وعدہ کے موافق آئے ہیں جو خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ سے کیا تھا۔ اس لئے جب کل مَیں نے درس میں ان دوستوں کو دیکھا تو میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر گیا کہ یہ لوگ ایسے شخص کے لئے آئے ہیں جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ چالباز ہے (نعوذ باللہ۔ تراب) اور پھر میرے دل میں اور بھی جوش پیدا ہوا جب مَیں نے دیکھا کہ وہ میرے دوستوں کے بلانے ہی پر جمع ہوگئے ہیں اس لئے آج رات کو مَیں نے دعائیں کیں اور اپنے ربّ سے یہ عرض کیا کہ الٰہی مَیں تو غریب ہوں مَیں ان لوگوں کو کیا دے سکتا ہوں حضور آپ ہی اپنے خزانوں کو کھول دیجئے اور ان لوگوں کو جو محض دین کی خاطر یہاں جمع ہوئے ہیں اپنے فضل سے حصہ دیجئے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا کیونکہ مجھے یاد نہیں مَیں نے کبھی دردِ دل اور بڑے اضطراب سے دعا کی ہو اور وہ قبول نہ ہوئی ہو۔ بچہ بھی جب درد سے چلاتا ہے تو ماں کی چھاتیوں میں دودھ جوش مارتا ہے۔ پس جب ایک چھوٹے بچے کیلئے باوجود ایک قلیل اور عارضی تعلق کے اس کے چلّانے پر چھاتیوں میں دودھ آجاتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی اضطراب اور درد سے دعا کرے اور وہ قبول نہ ہو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ دُعا ضرور قبول ہوتی ہے یہ معاملہ میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ ہر شخص کے ساتھ ہے چنانچہ فرماتا ہے: وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرۃ: 187) جب میرے بندے میری نسبت تجھ سے سوال کریں تو ان کو کہدے کہ میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں اور اُسے قبول کرتا ہوں۔ یہاں اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ فرمایا۔ یہ نہیں کہا کہ مَیں صرف مسلمان یا کسی خاص ملک اور قوم کے آدمی کی دُعا سنتا ہوں۔ کوئی ہو کہیں کا ہو اور کہیں ہو۔

اس قبولیت دُعا کی غرض کیا ہوتی ہے؟ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ۔ مان لے اور مسلمان ہو جائے اور مسلمان اور مومن تو اس ایمان میں ترقی کرے۔ کافر کی دعائیں اس لئے قبول کرتا ہوں کہ مجھ پر ایمان ہو اور وہ مومن بن جاوے اور مومن کی اس لئے کہ وہ رشد اور یقین میں ترقی کرے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت اور شناخت کا بہترین طریق دُعا ہی ہے اور مومن کی امیدیں اسی سے ہی وسیع ہوتی ہیں۔ پس میں نے بھی بہت دعائیں کی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ قبول ہوں گی۔

پھر مَیں نے اس کے حضور دُعا کی کہ مَیں ان لوگوں کے سامنے کیا کہوں تُو آپ مجھے تعلیم کر اور آپ مجھے سمجھا۔ میں نے اس فتنہ کو دیکھا جو اس وقت پیدا ہوا ہے مَیں نے اپنے آپ کو اس قابل نہ پایا کہ اس کی توفیق اور تائید کے بغیر اس کو دُور کرسکوں۔ میرا سہارا اسی پر ہے اس لئے میں اس کے حضور جھکا اور درخواست کی کہ آپ ہی مجھے بتائیں ان لوگوں کو جو جمع ہوئے ہیں کیا کہوں۔ اس نے میرے قلب کو اسی آیت کی طرف متوجہ کیا اور مجھ پر ان حقائق کو کھولا جو اس میں ہیں۔ میں نے دیکھا کہ خلافت کے تمام فرائض اور کام اس آیت میں بیان کر دیئے گئے ہیں تب میں نے اسی کو اس وقت تمہارے سامنے پڑھ دیا۔

## لَاخِلَافَةَ اِلّا بِالْمَشْوَرَة

میرا مذہب ہے لَاخِلَافَةَ اِلّا بِالْمَشْوَرَة خلافت جائز ہی نہیں جب تک اس میں شوریٰ نہ ہو۔ اسی اصول پر تم لوگوں کو یہاں بلوایا گیا ہے اور مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پر قائم ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اس پر قائم رہوں۔ مَیں نے چاہا کہ مشورہ لوں مگر میں نہیں جانتا تھا کہ کیا مشورہ لوں۔ میرے دوستوں نے کہا کہ مشورہ ہونا چاہئے۔ میں نے اس کی تصریح نہیں پوچھی۔ میں چونکہ مشورہ کو پسند کرتا ہوں اس لئے ان سے اتفاق کیا اور انہوں نے آپ کو بلا لیا مگر مجھے کل تک معلوم نہ تھا کہ میں کیا کہوں۔ آخر جب میں نے خدا کے حضور توجہ کی تو یہ آیت میرے دل میں ڈالی گئی کہ اسے پڑھو۔

## تفسیر دُعائے ابراہیمؑ

اس آیت کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی یا خلیفہ کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ آیات اللہ لوگوں کو سنائے۔ آیت کہتے ہیں نشان کو، دلالت کو جس سے کسی چیز کا پتہ لگے۔ پس نبی جو آیات اللہ پڑھتا ہے اس سے یہ مراد ہیکہ وہ ایسے دلائل سناتا اور پیش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی کتب کی تائید اور تصدیق ان کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پس اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی باتیں سنائے جن سے ان کو اللہ پر اور نبیوں اور کتب پر ایمان حاصل ہو۔

## پہلا کام

اس سے معلوم ہوا کہ نبی اور اس کے جانشین خلیفہ کا پہلا کام تبلیغ حق اور دعوت الی الخیر ہوتی ہے۔ وہ سچائی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنی دعوت کو دلائل اور نشانات کے ذریعہ مضبوط کرتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ وہ تبلیغ کرتا ہے۔

## دوسرا کام

پھر دوسرا فرض نبی یا خلیفہ کا اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ۔ ان کو کتاب سکھاوے۔ انسان جب اس بات کو مان لے کہ اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی طرف سے دنیا میں رسول آتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ ان پر اُترتے ہیں اور اُن کے ذریعہ کتب الٰہیہ نازل ہوتی ہیں تو اس کے بعد دوسرا مرحلہ اعمال کا آتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے آدمی کو اب کیا کرنا چاہئے اس ضرورت کو پورا کرنے والی آسمانی شریعت ہوتی ہے اور نبی کا دوسرا کام یہ ہے کہ ان نومسلموں کو شریعت سکھائے۔ ان ہدایات اور تعلیمات پر عمل ضروری ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے رسولوں کی معرفت آتی ہیں۔ پس اس موقعہ پر دوسرا فرض نبی کا یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اُنہیں فرائض کی تعلیم دے

کتاب کے معنے شریعت اور فرض کے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں یہ لفظ فرض کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَام۔ پس اس ترتیب کو خوب یاد رکھو کہ پہلا کام اسلام میں لانے کا تھا۔ دوسرا ان کو شریعت سکھانے اور عامل بنانے کا۔

## تیسرا کام

عمل کے لئے ایک اور بات کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک انسان کے اندر کسی کام کے کرنے کیلئے جوش اور شوق پیدا نہیں ہوتا جب تک اسے اس کی حقیقت اور حکمت سمجھ میں نہ آجائے۔ اس لئے تیسرا کام یہاں یہ بیان کیا۔ وَالْحِكْمَةَ اور وہ ان کو حکمت کی تعلیم دے۔ یعنے جب وہ اعمال ظاہری بجالانے لگیں تو پھر ان اعمال کی حقیقت اور حکمت سے انہیں باخبر کرے۔ جیسے ایک شخص ظاہری طور پر نماز پڑھتا ہے نماز پڑھنے کی ہدایت اور تعلیم دینا یہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کے نیچے ہے اور نماز کیوں فرض کی گئی۔ اس کے کیا اغراض و مقاصد ہیں؟ اس کی حقیقت سے واقف کرنا یہ تعلیم الحکمۃ ہے۔ ان دونوں باتوں کی مثال خود قرآن شریف سے ہی دیتا ہوں۔ قرآن شریف میں حکم ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ نمازیں پڑھو۔ یہ حکم تو گویا يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کے ماتحت ہے۔ ایک جگہ یہ فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَر یعنی نماز بدیوں اور ناپسند باتوں سے روکتی ہے۔ یہ نماز کی حکمت بیان فرمائی کہ نماز کی غرض کیا ہے۔ اسی طرح پھر رکوع، سجود، قیام اور قعدہ کی حکمت بتائی جائے اور خدا کے فضل سے میں یہ سب بتا سکتا ہوں۔ غرض تیسرا کام نبی یا اس کے خلیفہ کا یہ ہوتا ہے کہ وہ احکام شریعت کی حکمت سے لوگوں کو واقف کرتا ہے۔

غرض ایمان کے لئے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ فرمایا۔ پھر ایمان کے بعد اعمال کیلئے يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ پھر ان اعمال میں ایک جوش اور ذوق پیدا کرنے اور ان کی حقیقت بتانے کے واسطے وَالْحِكْمَةَ فرمایا۔ نماز کے متعلق میں نے ایک مثال دی ہے ورنہ تمام احکام میں اللہ تعالیٰ نے حکمتیں رکھی ہیں۔

## چوتھا کام

پھر چوتھا کام فرمایا وَيُزَكِّيْهِمْ۔ حکمت کی تعلیم کے بعد انہیں پاک کرے۔ تزکیہ کا کام انسان کے اپنے اختیار میں نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اپنے قبضہ اور اختیار میں ہے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ جب یہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے تو نبی کو کیوں کہا کہ وہ پاک کرے۔ اس کی تفصیل میں آگے بیان کروں گا۔ مختصر طور پر مَیں یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے آپ

ہی بتا دیا ہے کہ پاک کرنے کا کیا طریق ہے اور وہ ذریعہ دُعا ہے۔ پس نبی کو جو حکم دیا گیا ہے کہ ان لوگوں کو پاک کرے تو اس سے مراد یہ ہے کہ ان کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی حکمتیں مخفی رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ آیت سورۃ بقرہ کی ترتیب کا پتہ دیتی ہے۔ لوگوں کو سورۃ بقرہ کی ترتیب میں بڑی دقتیں پیش آئی ہیں۔ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ کہیں کچھ ذکر ہے کہیں کچھ، کہیں بنی اسرائیل کا ذکر آجاتا ہے، کہیں نماز روزہ کا، کہیں طلاق کا۔ کہیں ابراہیم علیہ السلام کے مباحثات کا۔ کہیں طالوت کا۔ ان تمام واقعات کا آپس میں جوڑ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے مجھے یہ سب کچھ سکھا دیا ہے۔

## سورۃ بقرہ کی ترتیب کس طرح سمجھائی گئی

حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی کا واقعہ ہے کہ منشی فرزند علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں تم سے قرآن مجید پڑھنا چاہتا ہوں اس وقت ان سے میری اس قدر واقفیت بھی نہ تھی میں نے عذر کیا مگر انہوں نے اصرار کیا۔ میں نے سمجھا کہ کوئی منشاء الٰہی ہے۔ آخر میں نے اُن کو شروع کرا دیا۔ ایک دن میں پڑھا رہا تھا کہ میرے دل میں بجلی کی طرح ڈالا گیا کہ آیت رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرة:130)۔ سورہ بقرہ کی کلید ہے اور اس سورۃ کی ترتیب کا راز اس میں رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سورہ بقرہ کی ترتیب پورے طور پر میری سمجھ میں آ گئی۔ اب آپ اس کو مدنظر رکھ کر سورہ بقر کی ترتیب پر غور کریں تو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

## ترتیب سورۃ البقرۃ

اب غور کرو! پہلے بتایا کہ قرآن کریم کا نازل کرنے والا عالم خدا ہے پھر بتایا کہ قرآن مجید کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ سوال ہوتا تھا کہ مختلف مذاہب کی موجودگی میں اس مذہب کی کیا ضرورت پیش آئی اور یہ کتاب خدا تعالیٰ نے کیوں نازل کی۔ اس کی غرض و غایت بتائی۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یعنی سب مذاہب تو صرف متقی بنانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ کتاب ایسی ہے جو متقی کو بھی آگے لے جاتی ہے۔ متقی تو اسے کہتے ہیں جو انسانی کوشش کو پورا کرے پس اسے آگے لے جانے کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ اب خود اس سے ہمکلام ہو۔ پھر متقین کے اعمال اور کام بتائے۔ پھر بتایا کہ اس کتاب کے ماننے والوں اور منکروں میں کیا امتیاز ہوگا؟ پھر بتایا کہ انسان چونکہ عبادت الٰہی کے لئے پیدا ہوا ہے اس لئے اس کے لئے کوئی ہدایت نامہ چاہئے اور وہ ہدایت نامہ خدا کی طرف سے آنا چاہئے۔ پھر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت آتی بھی رہی ہے جیسے کہ ابتداء عالم میں آدمؑ کی بعثت ہوئی۔ اس کے بعد اس کو اور کھولا اور آدم کی مثال پیش کر کے بتایا کہ یہ سلسلہ وہیں ختم نہ ہو گیا بلکہ ایک لمبا سلسلہ انبیاء کا بنی اسرائیل میں ہوا۔ جو موجود ہیں ان سے پوچھو ہم نے ان پر کس قدر نعمتیں کی ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ ظالم ہمارے کلام کے مستحق نہیں ہو سکتے اب جبکہ یہ ظالم ہو گئے ہیں ان کو ہمارا کلام سننے کا حق نہیں

اب ہم کسی اور خاندان سے تعلق کریں گے اور وہ بنی اسماعیل کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ دونوں بیٹوں کے ساتھ نیک سلوک کروں گا جب ایک سے وہ وعدہ پورا ہوا تو ضرور تھا کہ دوسرے سے بھی پورا ہو چنانچہ بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت اس طرح دعا کی تھی جواب پوری ہونے لگی ہے۔ بار بار يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ فرما کر یہ بتایا کہ بنی اسرائیل کا حق شکایت کا کوئی نہیں ان سے وعدہ پورا ہو چکا ہے اور جس خدا نے ان کا وعدہ پورا کیا ضرور تھا کہ بنی اسماعیل کا وعدہ بھی پورا کرتا اور اس طرح پر بنی اسرائیل پر بھی اتمام حجت کیا کہ باوجود انعام الٰہیہ کے تم نے نافرمانی کی اور مختلف قسم کی بدیوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو تم نے محروم کرنے کا مستحق ٹھہرا لیا ہے تم میں نبی آئے بادشاہ ہوئے اب وہی انعام بنی اسماعیل پر ہوں گے۔

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ یہ دُعا تو تھی ہم کیونکر مانیں کہ یہ شخص وہی موعود ہے اس کا ثبوت ہونا چاہئے اس کیلئے فرمایا کہ موعود ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اس دعا میں جو باتیں بیان کی گئی تھیں وہ سب اس کے اندر پائی جاتی ہیں اور چونکہ اس نے ان سب وعدوں کو پورا کر دیا ہے اس لئے یہی وہ شخص ہے۔ گو سارا قرآن شریف ان چار ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے لیکن اس سورۃ میں خلاصۃً سب باتیں بیان فرمائیں تا معترض پر حجت ہو۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ کے متعلق فرمایا اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیة اور آخر میں فرمایا لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اس میں علم رکھنے والوں کیلئے کافی دلائل ہیں جن سے اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کلام الٰہی اور نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ تو نمونہ دیا تلاوت آیات کا۔ اس کے بعد تھا يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اس کیلئے مختصر طور پر شریعت اسلام کے موٹے موٹے احکام بیان فرمائے اور ان میں بار بار فرمایا كُتِبَ عَلَيْكُمْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ جس سے یہ بتایا کہ دیکھو اس پر کیسی بے عیب شریعت نازل ہوئی ہے۔ پس یہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ کا بھی مصداق ہے اور يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کا بھی۔ تیسرا کام بتایا تھا کہ لوگوں کو حکمت سکھائے۔ اسلئے شریعت کے موٹے موٹے حکم بیان فرمانے کے بعد قومی ترقی کے راز اور شرائع کی اغراض کا ذکر فرمایا اور حضرت ابراہیمؑ اور طالوت کے واقعات سے بتایا کہ کس طرح قومیں ترقی کرتی ہیں اور کس طرح مردہ قومیں زندہ کی جاتی ہیں۔ پس تم کو بھی ان راہوں کو اختیار کرنا چاہئے۔ اور اس حصہ میں وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا فرما کر یہ اشارہ فرما دیا کہ لو تیسرا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔ اس رسول نے حکمت کی باتیں سکھا دی ہیں مثلاً طالوت کا واقعہ بیان فرمایا کہ انہوں نے حکم دیا کہ نہر سے کوئی پانی نہ پیئے اور پینے والے کو ایسی سزا دی کہ اسے اپنے سے علیحدہ کر دیا اور بتایا کہ جب کوئی شخص چھوٹا حکم نہیں مان سکتا۔ تو اس نے بڑے بڑے حکم کہاں ماننے ہیں اور یہ بھی بتایا کہ جس وقت جنگ ہو۔ اس وقت حاکم کی کیسی اطاعت کرنی چاہئے۔ اس میں یہ بھی بتایا کہ خلفاء پر اعتراض ہوا ہی کرتا ہے اور آخر اللہ تعالیٰ ان کو غلبہ دیتا ہے۔ ان حکموں کے بتانے کے بعد تزکیہ رہ گیا تھا۔

اس کے لئے یہ انتظام فرمایا کہ اس سورۃ کو دُعا پر ختم کیا ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ تزکیہ کا طریق دُعا ہے۔ نبی بھی دُعا کرے اور جماعت کو بھی دعا کی تعلیم دے۔ آپ لوگ اس سورۃ کو اب پڑھ کر دیکھیں جس ترتیب سے آیت مذکورہ میں الفاظ ہیں اسی ترتیب سے اس سورۃ میں آیات اور کتاب اور حکمت اور طریق تزکیہ بیان فرمایا ہے۔ پس یہ آیت اس سورۃ کی کنجی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ میں دی ہے۔

الغرض نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا۔ کافروں کو مومن کرنا۔ مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا۔ پھر تزکیہ نفس کرنا۔ یہی کام خلیفہ کے ہوتے ہیں۔ اب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے یہی کام اس وقت میرے رکھے ہیں۔

آیات اللہ کی تلاوت میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر دلائل، ملائکہ پر دلائل، ضرورت نبوت اور نبوت محمدیہ کے دلائل، قرآن مجید کی حقیقت پر دلائل اور ضرورت الہام و وحی پر دلائل، جزا و سزا اور مسئلہ تقدیر پر دلائل، قیامت پر دلائل شامل ہیں۔ یہ معمولی کام نہیں۔ اس زمانہ میں اس کی بہت بڑی ضرورت ہے اور یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔

پھر يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ۔ دوسرا کام ہے بار بار شریعت پر توجہ دلائے اور احکام و اوامر الٰہی کی تعمیل کے لئے یاد دہانی کرتا رہے۔ جہاں سستی ہو اس کا انتظام کرے۔ اب تم خود غور کرو کہ یہ کام کیا چند کلرکوں کے ذریعے ہو سکتے ہیں۔ اور کیا خلیفہ کا اتنا ہی کام رہ جاتا ہے کہ وہ چندوں کی نگرانی کرے اور دیکھ لے کہ دفتر محاسب ہے اس میں چندہ آتا ہے اور چند ممبر مل کر اسے خرچ کر دیں۔ انجمنیں دنیا میں بہت ہیں اور بڑی بڑی ہیں جہاں لاکھوں روپیہ سالانہ آتا ہے اور وہ خرچ کرتی ہیں مگر کیا وہ خلیفہ بن جاتی ہیں؟

**خلیفہ کا کام کوئی معمولی اور رذیل کام نہیں یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل اور امتیاز ہے جو اس شخص کو دیا جاتا ہے جو پسند کیا جاتا ہے۔** تم خود غور کر کے دیکھو کہ یہ کام جو میں نے بتائے ہیں، میں نے نہیں خدا نے بتائے ہیں کیا کسی انجمن کا سیکرٹری اس کو کر سکتا ہے؟ ان معاملات میں کوئی سیکرٹری کی بات کو مان سکتا ہے؟ یا آج تک کہیں اس پر عمل ہوا ہے؟ اور جگہ جانے دو یہاں ہی بتا دو کہ کبھی انجمن کے ذریعہ یہ کام ہوا ہو۔ ہاں چندوں کی یاد دہانیاں ہیں وہ ہوتی رہتی ہیں۔

یہ پکّی بات ہے کہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کے لئے ضرور خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ کسی انجمن کے سیکرٹری کے لئے یہ شرط کہاں ہے کہ وہ پاک بھی ہو۔ ممکن ہے ضرورتاً عیسائی رکھا جاوے یا ہندو ہو جو دفاتر کا کام عمدگی سے کر سکے۔ پھر وہ خلیفہ کیونکر ہو سکتا ہے؟

خلیفہ کے لئے تعلیم الکتٰب ضروری ہے اس کے فرائض میں داخل ہے۔ سیکرٹری کے فرائض میں قواعد پڑھ کر دیکھ لو کہیں بھی داخل نہیں۔ پھر خلیفہ کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کے اغراض و اسرار بیان کرے جن کے علم سے ان پر عمل کرنے کا شوق و رغبت پیدا ہوتی ہے۔ مجھے بتاؤ کہ کیا تمہاری انجمن کے سیکرٹری کے فرائض میں یہ بات ہے۔ کتنی مرتبہ احکام الٰہیہ کی حقیقت اور فلاسفی انجمن کی طرف سے تمہیں سکھائی گئی کیا اس قسم کے سیکرٹری رکھے جا سکتے ہیں؟ یا انجمنیں اس مخصوص کام کو کر سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔

انجمنیں محض اس غرض کیلئے ہوتی ہیں کہ وہ بھی کھاتے رکھیں اور خلیفہ کے احکام کے نفاذ کے لئے کوشش کریں۔ پھر خلیفہ کا کام ہے يُزَكِّيْهِمْ قوم کا تزکیہ کرے۔ کیا کوئی سیکرٹری اس فرض کو ادا کر سکتا ہے؟ کسی انجمن کی طرف سے یہ ہدایت جاری ہوئی یا تم نے سنا ہو کہ سیکرٹری نے کہا ہو کہ میں قوم کے تزکیہ کیلئے رو رو کر دُعائیں کرتا ہوں۔

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ کام سیکرٹری کا ہے ہی نہیں اور نہ کوئی سیکرٹری کہہ سکتا ہے کہ میں دعائیں کرتا ہوں۔ جھوٹا ہے جو کہتا ہے کہ انجمن اس کام کو کر سکتی ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی سیکرٹری یہ کام نہیں کر سکتا اور کوئی انجمن نبی کے کام نہیں کر سکتی۔ **اگر انجمنیں یہ کام کر سکتیں تو خدا تعالیٰ دُنیا میں ماموراور مرسل نہ بھیجتا۔ بلکہ اس کی جگہ انجمنیں بنا تا مگر کسی ایک انجمن کا پتہ دو جس نے کہا ہو کہ خدا نے ہمیں مامور کیا ہے۔**

کوئی دنیا کی انجمن نہیں ہے جو یہ کام کر سکے۔ ممبر تو اکٹھے ہو کر چند امور پر فیصلہ کرتے ہیں۔ کیا کسی انجمن میں اس آیت پر بھی غور کیا گیا ہے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ جس کے سپرد کوئی کام کرتا ہے اسی کو بتاتا ہے کہ تیرے یہ کام ہیں۔ یہ کام ہیں جو انبیاء اور خلفاء کے ہوتے ہیں روپیہ اکٹھا کرنا ادنیٰ درجہ کا کام ہے۔ خلفاء کا کام انسانی تربیت ہوتی ہے اور ان کو خدا تعالیٰ کی معرفت اور یقین کے ساتھ پاک کرنا ہوتا ہے۔ روپیہ تو آریوں اور عیسائیوں کی انجمنیں بلکہ دہریوں کی انجمنیں بھی جمع کر لیتی ہیں۔ اگر کسی نبی یا اس کے خلیفہ کا کام بھی یہی کام ہو تو نعوذ باللہ یہ سخت ہتک اور بے ادبی ہے اس نبی اور خلیفہ کی۔

یہ سچ ہے کہ ان مقاصد اور اغراض کی تکمیل کیلئے جو اس کے سپرد ہوتے ہیں اس کو بھی روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی من انصاری الی اللہ کہتا ہے مگر اس سے اس کی غرض روپیہ جمع کرنا نہیں بلکہ اس رنگ میں بھی اس کی غرض وہی تکمیل اور تزکیہ ہوتی ہے اور پھر بھی اس غرض کے لئے اس کی قائم مقام ایک انجمن یا شوریٰ ہوتی ہے جو انتظام کرے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ خلیفہ کا کام روپیہ جمع کرنا نہیں ہوتا اور نہ اس کے اغراض و مقاصد کا دائرہ کسی مدرسے کے جاری کرنے تک محدود ہوتا ہے۔ یہ کام دنیا کی دوسری قومیں بھی کرتی ہیں۔

خلیفہ کے اس قسم کے کاموں اور دوسری قوموں کے کاموں میں فرق ہوتا ہے وہ ان امور کو بطور مبادی اور اسباب کے اختیار کرتا ہے یا اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ دوسری قومیں اس کو بطور ایک اصل مقصد اور غایت کے اختیار کرتی ہیں۔

حضرت صاحب نے جو مدرسہ بنایا اس کی غرض وہ نہ تھی جو دوسری قوموں کے مدرسوں سے ہے۔ پس یاد رکھو کہ خلیفہ کے جو کام ہوتے ہیں وہ کسی انجمن کے ذریعے نہیں ہو سکتے۔

## اس قومی اجتماع کی کیا غرض ہے

اب آپ کو جو بلایا گیا ہے تو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں ان کاموں کے متعلق جو خدا نے میرے سپرد کر دیئے ہیں آپ سے مشورہ کروں۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو ہر احمدی کو، ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا اور وہ راستے دکھانا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے راستے ہیں۔**

## صلاح ، تقویٰ، نیک بختی، اخلاقی حالت کو درست کرنے اور حلم او ررفق کو اختیار کرنے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح کا تذکرہ

**صرف فنکشن کرنا اور اس کے بہترین انتظامات کرنا ہی ہمارا مقصود نہیں بلکہ دعائیں اور عبادات اور نیک اعمال ہیں جو ایک مومن کو خلافت کے انعام سے فیضیاب کرتے رہیں گے۔ اس طرف توجہ دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تا حضور علیہ السلام کے الفاظ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچے۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 4 / اپریل 2008ء بمطابق 4 / شہادت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ ہماری اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہی ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہوتا ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں دوسرے مسلمانوں سے بھی اور غیروں سے بھی ممتاز کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا جیسا کہ آپؑ نے کئی جگہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ مقصد بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ وہ راستے دکھانا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے راستے ہیں۔ بندے کے تقویٰ کے معیار کو ان بلندیوں پر لے جانا ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو اور یہی باتیں ہیں جو ہمیں اس تاریک کنویں میں گرنے سے بچائے رکھیں گی جس سے ہم یا ہمارے باپ دادا نکلے تھے۔ جو باتیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائیں وہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ دراصل تو یہ باتیں اس تعلیم کی وضاحت ہیں جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دی ہیں۔ یہ وہی باتیں ہیں جنہیں آنحضرت ﷺ نے اپنے اُسوہ سے ہمارے سامنے پیش فرمایا اور اس کے وہ اعلیٰ معیار قائم فرمائے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم:5) اور یقیناً تُو بہت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ اور مومنوں کو یہ حکم ہے کہ جو اُسوہ اس رسول ﷺ نے قائم فرمایا اور جو قائم کر دیا اس پر چلنا تمہارا فرض ہے۔ اور پھر آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الجمعۃ:4) کہہ کر یہ بھی اعلان فرما دیا کہ آخری زمانہ میں ایک تاریکی کے دور کے بعد جب مسیح و مہدی مبعوث ہوگا تو وہ حقیقی اور کامل نمونہ ہوگا اپنے آقا و مطاع کے اُسوۂ حسنہ کا۔ پس یہ دَور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے۔ یہ دور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حقیقی تعلیم کی تصویر ہمارے سامنے رکھی، یہ اصل میں اسی دور کی ایک کڑی ہے جو آنحضرت ﷺ کا دور ہے۔ کیونکہ اصل زمانہ تو تا قیامت آنحضرت ﷺ کا ہی زمانہ ہے اور یہ بیعت بھی جو ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کرتا ہے آنحضرت ﷺ کے حکم سے ہی کرتا ہے ۔ پس ایک مومن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ تجدید عہد کہ وقت کی دُوری نے جس عظیم تعلیم اور جس عظیم اُسوہ کو ہمارے ذہنوں سے بھلا دیا تھا اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر یہ تجدید عہد کرتے ہیں کہ ہم ان نیکیوں پر کاربند ہونے کی پوری کوشش کریں گے اور اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک کتاب میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا مَیں حِلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں“۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد15 صفحہ143)

پس یہ ہے وہ کام جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ہدایتوں پر قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان ہدایتوں کی طرف کھینچوں۔ یعنی جس گند میں ایک انسان ڈوبا ہوا ہے اس سے کوشش سے نکالوں۔ جس کنویں میں گرا ہوا ہے اس میں سے کھینچ کر نکالوں۔ کھینچنا ایک کوشش چاہتا ہے۔ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر دوسرے کو انسان کھینچ کر اس تکلیف سے باہر نکالتا ہے جس میں دوسرا پڑا ہوتا ہے یا جس مشکل میں کوئی گرفتار ہوتا ہے۔ پس یہ ہدایتوں کی طرف کھینچنا مدد کرنے والے سے ایک تکلیف کا مطالبہ کرتا ہے اس لئے اس تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ نے ایک جگہ یوں بھی فرمایا کہ مَیں کس دَف سے مُنادی کروں تا لوگ ہدایت کے چشمہ کی طرف آئیں۔ اور پھر دیکھیں کہ اس اظہار ہمدردی کا کیا معیار ہے جو انسانیت کے لئے آپؑ کے دل میں تھی کہ صرف یہی نہیں کہ کھینچنا ہے اور گند سے یا تکلیف سے باہر نکال دینا ہے بلکہ اس روشن راستے پر چلانا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا۔ اور راستے پر چلانے کے لئے مستقل راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ روشنی صرف چند قدم کی نہیں ہے بلکہ اس راستے کی طرف لے جانے کے لئے روشنی مہیا کرنی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتا ہے۔ جس کی ایک منزل کے بعد دوسری منزل آتی ہے۔ جس کی ایک منزل پر پہنچ کر اگلی منزل پر پہنچنے کی بھڑک اور تڑپ اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ پس یہ روشنی بھی ایک مستقل روشنی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایتوں کے تمام دِیوں کو روشن کرنے سے ملتی ہے۔ ہدایت کی ایک منزل پر پہنچ کر ہدایت کی اگلی منزل کے راستے نظر آنے لگتے ہیں۔ اخلاق کی ایک منزل پر پہنچ کر اخلاق کے دوسرے اعلیٰ معیار نظر آنے لگتے ہیں۔ پس یہ ایک مسلسل کوشش ہے ہدایت دینے والے کے لئے بھی اور ہدایت پانے والے کے لئے بھی۔ جس کے اس زمانے میں اعلیٰ ترین نمونے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے قائم فرمائے۔ اس لئے کہ ہم اس روشن راستے پر ہمیشہ سفر کرتے چلے جائیں اور نہ صرف خود ان روشن راستوں پر چلنے والے ہوں بلکہ رحمۃ للعالمین ﷺ کے ماننے والے ہونے کی وجہ سے دوسروں کو بھی اس راستے پر چلانے کی کوشش کریں۔

پس ایک احمدی کی یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ایک تو عہد بیعت کو پورا کرتے ہوئے اس

راستے پر ہمیشہ چلتے رہنے کی کوشش کرے۔ دوسرے اپنے ہم قوموں کو، اپنے قریبیوں کو ان روشن راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے چلانے کی کوشش کرے۔ لیکن کیا طریق اختیار کرنا ہے، کیا حکمت عملی اپنانی ہے؟ اس کے بارے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتا دیا کہ میرے آنے کا مقصد سختی اور تلوار سے دنیا کی اصلاح نہیں ہے۔ ڈنڈے کے زور پر ان راستوں پر نہیں چلانا بلکہ حلم اور خُلق اور نرمی سے ان راستوں پر ڈالنا ہے۔

پس آپؑ نے حلم اور خلق کے جو اعلیٰ نمونے دکھائے وہ اس عظیم اُسوہ حسنہ کے نمونے تھے جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر کے اندر بھی، دوستوں میں بھی، اپنے فوری ماحول میں بھی اور غیروں اور دشمنوں میں بھی وہ نمونے قائم کئے جو حلم و خُلق اور رفق کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔ کیونکہ دلوں کو فتح کرنے کا یہی ایک طریق ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا آپؑ کی بیعت میں آنے والے سے بھی اسی اعلیٰ خلق کی آپؑ توقع کرتے ہیں۔ اور یہی نصیحت آپؑ نے اپنی جماعت کو ہمیشہ کی۔ ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں یہ بھی کہتا ہوں کہ سختی نہ کرو اور نرمی سے پیش آؤ۔ جنگ کرنا اس سلسلہ کے خلاف ہے۔ نرمی سے کام لو اور اس سلسلہ کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرو۔ یہ میری نصیحت ہے اس کو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں استقامت بخشے''۔ آمین۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 185 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہ نمونہ ایک احمدی اسی وقت قائم کر سکتا ہے جب ہر ماحول میں اس اعلیٰ خُلق یعنی حِلم اور رِفق کا اظہار ہو۔ ایک شخص باہر غیروں کے سامنے تو حلم اور نرمی کے نمونے دکھانے کی کوشش کرتے ہوئے دوسرے کو قائل کرے لیکن گھر کا ماحول اور آپس میں ایک دوسرے سے جو تعلقات ہیں وہ اس کے خلاف گواہی دے رہے ہوں تو جس کو ہم تبلیغ کریں گے وہ جب قریب آ کر ہماری تصویر کا یہ رخ دیکھے گا تو واپس پلٹ جائے گا کہ کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ اور یوں ہمارے عمل روشن راستوں کی طرف راہنمائی کرنے کی بجائے اُن بھٹکے ہوؤں کو پھر بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔

ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''صلاح، تقویٰ، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلسوں میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لیوے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے''۔ ایک طرف لے جا کر سمجھاتا ہے'' کہ یہ برا کام ہے۔ اس سے باز آ جا۔ پس جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسروں کو کہنے کا کیا حق ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ 590۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

یہ نصیحت ہے جو انتہائی اہم ہے۔ مجھے بھی روزانہ چند ایک ایسے خطوط آتے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ نرمی اور صبر کی جو کمی ہے یہ آپس کے جھگڑوں کی بہت بڑی وجہ ہے۔ پس جس حلم اور رفق کی کمی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فکر کا اظہار فرمایا ہے اس زمانے میں تو شاید چند ایک ایسے ہوں جن سے آپؑ کو فکر پیدا ہوئی لیکن جماعت کی تعداد بڑھنے کے ساتھ بعض برائیاں بھی بعض دفعہ بڑھتی ہیں تو اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

جماعتی نظام ایک حد تک اصلاح کر سکتا ہے۔ اصل اصلاح تو انسان خود اپنی کرتا ہے اور اگر ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس انذار کو پیش نظر رکھے جیسا کہ آپؑ نے اس اقتباس میں فرمایا ہے کہ ''جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے''۔ تو ایک احمدی کا دل لرز جاتا ہے اور لرز جانا چاہئے۔ مَیں نے جائزہ لیا ہے کہ تکبّر ہی ہے اور حلم اور رِفق کی کمی ہی ہے جو بہت سے جھگڑوں کی بنیاد بنتی ہے۔ ایک طرف اگر کوئی بات ہوتی ہے تو دوسرا فریق بجائے نرمی دکھانے کے کہ اس سے جھگڑا ختم ہو جائے اس سے بھی زیادہ بڑھ کر جواب دیتا ہے اور نتیجتاً جھگڑے جو ہیں وہ طول پکڑتے جاتے ہیں۔ اصلاحی کمیٹیوں سے حل نہیں ہوتے۔ پھر قضاء میں جاتے ہیں۔ پھر اگر کوئی فریق فیصلہ نہ مانے تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو جو فیصلہ نہیں مانتا جماعتی نظام سے نکالنا پڑتا ہے۔ یوں ایک اچھا بھلا خاندان روشنیاں دیکھنے کے بعد پھر اس سے محروم ہو جاتا ہے۔ بعض پھر اس ضد میں اتنا پیچھے چلے جاتے ہیں کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ حقیقت میں وہ ایمان گنوا بیٹھتے ہیں۔ صرف خطرہ ہی نہیں رہتا۔ والدین کی سزا کی وجہ سے بعض بچے جو نیک فطرت ہوتے ہیں اُن پر بھی اپنے ماں باپ کی حرکتوں کا منفی اثر ہوتا ہے۔ اپنے ماحول میں ان کو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ پھر ایسے والدین جو جھگڑالو ہیں جن کے واقف نو بچے ہیں ان کے واقف نو بچوں کے معاملات کو بھی زیر غور لایا جاتا ہے کہ ان بچوں کا وقف قائم بھی رکھا جائے کہ نہیں۔ کیونکہ اگر ماں باپ کا یہ حال ہے کہ معاشرے کے حقوق ادا نہیں کر رہے اور نظام جماعت کا خیال نہیں تو بچوں کی تربیت کس طرح ہو گی۔ غرض کہ اس خلق حلم اور رفق کی کمی کے باعث ایک خاندان اپنے ایمان کو اور اپنی نسلوں کے ایمان کو داؤ پر لگا دیتا ہے اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایسے آدمی پھر دوسروں کو کہنے کا بھی حق نہیں رکھتے کہ ہمارے پاس سچائی ہے اور یوں کسی سعید فطرت کو احمدیت سے بھی دُور لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ یعنی ایک غلطی، دوسری غلطی کو جنم دیتی ہے اور پھر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پس یہ ایک احمدی کے لئے جو مغضوب الغضبی میں نتائج سے لاپرواہ ہو جاتا ہے بڑا فکر کا مقام ہے اور ہونا چاہئے۔ اکثریت ایسے احمدیوں کی ہے جو سزا ملنے کے بعد کچھ پریشان ہوتے ہیں۔ معافی کے خط لکھتے ہیں۔ غیر مشروط طور پر ہر فیصلے پر عمل کرنے کا کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی اس کے جو عواقب ہیں وہ سوچ لیں تو کم از کم ان کے بچے اور خاندان شرمندگی سے بچ جائیں۔

اعلیٰ اخلاق کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''چوتھی قسم ترک شر کے اخلاق میں سے رِفق اور قولِ حسن ہے اور یہ خُلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روی ہے'' یعنی ہنس کر جواب دینا، ہنس مکھ ہونا۔ ''بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا بجائے رِفق اور قول حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے'' کہ وہ باتیں کرتا ہے جن میں نرمی ہوتی ہے۔ لیکن فرمایا ''یہی دلیل اس بات پر ہے کہ رِفق کی جڑھ جہاں سے یہ شاخ پیدا ہوتی ہے طلاقت ہے۔ طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خُلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں خدائے تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے۔ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ: 84)۔ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ۔ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات: 12)۔ اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ...... وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات: 13)۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل: 37)۔

ترجمہ: یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔ بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھی ہوں۔ اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے بُرے بُرے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہو گا اور کان، آنکھ، دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 350)

تو آپؑ نے یہ وضاحت فرمائی کہ بچہ جب تک اسے برے بھلے کی تمیز نہ ہو جائے جب کوئی اچھی بات کرتا ہے یا جب بولتا ہے تو کسی اعلیٰ خُلق کی وجہ سے یا اپنے دل کے رِفق کی وجہ سے نہیں بولتا بلکہ یہ اس کے اندر کی وہ قوت ہے یا فطرت ہے جو خدا تعالیٰ نے بچے کو عطا فرمائی ہے۔ اور اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دلیل لی کہ رفق کی جو جڑھ ہے وہ انسان کے اندر ہوتی ہے اور نیک فطرت اور دین پر قائم خدا تعالیٰ کے حکم کے تابع اس خُلق کا استعمال کرتا ہے۔ اور اس خُلق یعنی رِفق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم کیا ہے اس بارے میں آپؑ نے قرآن کریم کی آیات کے کچھ حصے پیش فرمائے۔

پہلی بات یہ کہ اس خُلق کو پیدا کرنے کے لئے، رفق کے حسن کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ: 84)۔ یہ بات ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ یہ ہے اسلام کے اعلیٰ خُلق کا معیار کہ لوگوں کو نیک باتیں کہو۔ پیار سے، ملاطفت سے پیش آؤ۔ لوگوں کو نیک باتیں کہنے کے لئے پہلے اپنے اندر بھی تو وہ نیکیاں پیدا کرنی ہوں گی، وہ خُلق پیدا کرنے ہوں گے تبھی تو اثر ہو گا۔ دوہرے معیار تو نیک نتیجے پیدا نہیں کرتے۔ پھر تعلیم دی دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کی اور اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ خود پسندی میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ عین ممکن ہے کہ جس کو تم اپنے سے کم تر سمجھ رہے ہو وہ تمہارے سے بہتر ہوں۔ جب یہ احساس ہو گا تو پھر اپنے اندر بھی بہتر تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔

پھر فرمایا کہ یہ بات بھی کسی کے اعلیٰ خُلق سے بعید ہے کہ وہ کسی کو ایسے ناموں سے پکارے جو دوسرے کو بُرے لگیں۔ رِفق کرنے والے تو وہ ہوتے ہیں جو دوسروں کے ہمدرد ہوں، ان کے کام آنے والے

ہوں۔ یہ حرکتیں تو ان کے اندر دوریاں پیدا کریں گی اور نفرتوں کی دیواریں کھڑی کریں گی۔ اسی طرح بدظنیاں ہیں یہ ایسی برائیاں ہیں جو تعلقات میں دراڑیں ڈالتی ہیں، دوستیوں کو ختم کرتی ہیں، بغض اور کینے بڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ بلاوجہ کا تجسس بھی جو کسی کے عیب تلاش کرنے کے لئے کیا جائے خود اپنے اخلاق کو بھی تباہ کرتا ہے اور معاشرے کا امن بھی برباد کرتا ہے اور پھر یہ بھی ایسے شخص سے بعید ہے جو رفیق ہونے کا دعویٰ کرے اور اپنے دوستوں کی غیبت کرے۔ ان کے بارے میں ایسی باتیں کہے جو اگر اس کے اپنے بارے میں کسی مجلس میں کی جائیں تو اُسے بُری لگیں۔ ایک طرف تو مومن کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات اپنانے والے ہیں دوسری طرف رفق جس کا مطلب دوسرے سے اعلیٰ سلوک کرنا ہے اس کی بجائے برائیاں بیان کی جائیں اور وہ بھی ایسی مجلسوں میں جن کا مقصد اصلاح نہ ہو بلکہ ہنسی ٹھٹھا ہو۔ پس اس سے بچنے کی نہ صرف کوشش کرنی چاہئے بلکہ ایسی جگہوں سے دور بھاگنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کرتے ہیں اور اپنے ہی لوگوں پر عیب لگاتے ہیں اور دوستوں کی طرح پردہ پوشی سے کام نہیں لیتے بلکہ تمسخر کرتے ہیں اور غیبت کرتے ہیں اور بدظنی سے کام لیتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے لوگوں کے عیوب کی تلاش میں لگے رہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان امور کے مرتکب کو ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانے والا قرار دیتا ہے اور اس پر اُسی طرح اپنے غضب کا اظہار کرتا ہے جیسے کہ سرکشی کرنے والوں پر۔

پس یہ بہت سخت تنبیہ ہے کہ نہ صرف بدخلقی کر کے اپنے بھائیوں کا دل نہ دکھایا جائے بلکہ ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے غضب کا بھی مورد بن جاتا ہے۔

پھر آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت بیان فرمائی کہ جن باتوں کا تمہیں علم نہیں ان کے پیچھے نہ چل پڑو کیونکہ جب حساب کتاب ہوگا تو انسان کے اعضاء اس دن گواہی دیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ’’جس بات کا علم نہیں ہے خواہ نخواہ اس کی پیروی مت کرو کیونکہ کان، آنکھ، دل اور ہر ایک عضو سے پوچھا جاوے گا۔ بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کے متعلق سنی اور جھٹ یقین کر لیا، یہ بہت بری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنی کو دُور کرنے کے لئے ہے‘‘۔

(الحکم جلد 10 نمبر 22 مورخہ 24/جون 1906ء صفحہ 3)

پھر ایک جگہ آپؑ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے اور جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ کُل ناکردنی افعال سے دور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 104 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس یہ توقعات ہیں ایک احمدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور یہی چیزیں ہیں جو ایک احمدی کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کے کام آئیں گی اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں گے۔

پھر کشتی نوح میں نصیحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

’’کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حِلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت سے ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو‘‘۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہوں اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اُس وقت تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جاوے ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کم حوصلہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔ ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے اور کبھی کبھی خدا تعالیٰ کے حِلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بے باک ہو جاتا ہے۔ اس وقت ذُوانتقام کی صفت کام آتی ہے اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے۔ ہندو لوگ کہا کرتے ہیں کہ پرمیشر اوراَت میں وَیر ہے یعنی خدا حد سے بڑھی ہوئی بات کو عزیز نہیں رکھتا۔ بایں ہمہ بھی وہ ایسا رحیم کریم ہے کہ ایسی حالت میں بھی اگر انسان نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ آستانہ الٰہی پر جا گرے تو وہ رحم کے ساتھ اس پر نظر کرتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں پر معاً نظر نہیں کرتا اور اپنی ستاری کے طفیل رسوا نہیں کرتا تو ہم کو بھی چاہئے کہ ہر ایسی بات پر جو کسی دوسرے کی رسوائی یا ذلت پر مبنی ہو فی الفور منہ نہ کھولیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 198۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہ چند حوالے جو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کئے ہیں جن میں آپؑ نے رفق اور حِلم کے خلق کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے تاکہ ہم اس کے معنوں کو وسیع کر کے دیکھیں۔ اس کے معنوں کو وسیع تر کر کے سمجھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ باتیں ایک احمدی کو اپنی اصلاح کے لئے جگالی کرتے رہنے کے لئے ضروری ہیں تاکہ یہ احساس اجاگر رہے کہ صرف احمدی ہونا اور بیعت کر لینا یا کسی صحابی کی اولاد ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ عہد بیعت کا حق تب ادا ہوگا جب ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ آج جب اس سال میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ مختلف ممالک میں اس حوالے سے فنکشن بھی شروع ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف فنکشن کرنا اور اس غرض کے لئے بہترین انتظامات کرنا ہی ہمارا مقصود نہیں ہے اور نہ کبھی کسی احمدی کو یہ مقصود بنانا چاہئے۔ بلکہ دعائیں اور نیک اعمال ہی ہیں جو ایک مومن کو اس انعام سے فیض یاب کرتے رہیں گے اور یہی اللہ تعالیٰ نے شرط لگائی ہے۔ وہی اس کی برکات سے فیض پائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر اپنے آپ کو چلانے کی کوشش کرے گا۔ یہ کہیں نہیں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کا مشاعرہ اچھا ہوگا یا جس کے دوسرے پروگرام اچھے ہوں گے وہی جماعت ترقی کرے گی اور فیض پائے گی بلکہ عبادات اور نیک اعمال اس کی شرط ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ اس طرف توجہ دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان باتوں کی جگالی کرتے رہنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں ہمیں یہ سب نیکی کی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام بڑی وضاحت کے ساتھ ملتے ہیں۔ لیکن ایک تو اکثر کتب اُردو میں ہیں، بہت کم حصہ ترجمہ ہوا ہوا ہے۔ دوسرے اُردو پڑھنے والوں کی بھی عموماً پڑھنے کی طرف توجہ کم رہتی ہے۔ اس لئے عام طور پر اقتباس پیش کرنے کا میرا بڑا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ جو راہنمائی ملے وہ تو ہے ہی۔ لیکن ایک مقصد یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں جو باتیں ہیں یا آپؑ کے الفاظ ہیں وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچیں۔ کیونکہ اب اصل تو یہی ہے جس پر قرآن و حدیث کی تشریحوں اور تفسیروں کی بنیاد ہے۔ جیسا مَیں نے کہا کہ بہت کم ترجمہ شدہ کتابیں ہیں گو کہ اب یہ کام بڑی تیزی سے ماشاءاللہ ہو رہا ہے اور مرکز ربوہ میں وکالت تصنیف کے وکیل جو ہیں مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب بڑی محنت سے یہ انگلش ترجمے کے کام کر بھی رہے ہیں اور کروا بھی رہے ہیں۔ لیکن بہرحال یہ اتنا آسان کام نہیں ہے، وقت لگے گا۔ مکرم چوہدری صاحب باوجود پیرانہ سالی کے بڑے جذبے سے یہ کام کر رہے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے ان کو دیکھ کے اور ان کے ساتھ کام کرنے والے بعض نوجوان ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم میں بھی انہوں نے وقف کی حقیقی روح پھونک دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت ڈالے۔ آپ بھی ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ بہرحال یہ ضمناً ذکر آ گیا۔ مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ جب مَیں اقتباس پڑھتا ہوں تو مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوتا ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں زیادہ سے زیادہ حد تک ہم پیغام پہنچا سکیں۔ گو رواں ترجمہ جو ہے اتنا معیاری نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے لیکن بہت حد تک تشنگی دور ہو جاتی ہے اور بہت سے سننے والے آپؑ کے اپنے الفاظ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کی برکت سے اللہ اور آنحضرت ﷺ کی حسین تعلیم اور اسوہ سے ہمیشہ فیض پاتے چلے جانے والے ہوں۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہے اور یہی ہمارے احمدی ہونے کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ:منصب خلافت از صفحہ نمبر 4

کہ اُنہیں کس طرح کروں۔ میں جانتا ہوں اور نہ صرف جانتا ہوں بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ آپ میری ہدایت اور رہنمائی کرے گا کہ مجھے کس طرح ان کو سرانجام دینا چاہئے۔ لیکن اسی نے مشورہ کا بھی تو حکم دیا ہے یہ کام اُس نے خود بتائے ہیں اُس نے آپ میرے دل میں اس آیت کو ڈالا جو میں نے پڑھی ہے۔ پرسوں مغرب اور عصر کی نماز کے وقت یکدم میرے دل میں ڈالا۔ میں حیران تھا کہ بلا تو لیا ہے، کیا کہوں؟ اس پر یہ آیت اس نے میرے دل میں ڈالی۔

پس یہ چار کام انبیاء اور ان کے خلفاء کے ہیں۔ اس کے سرانجام دینے میں مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے۔ میں اب ان کاموں کو اور وسیع کرتا ہوں۔

## چار نہیں بلکہ آٹھ

مَیں اس آیت کی ایک اور تشریح کرتا ہوں۔ جب ان پر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان چار میں اور معنے پوشیدہ تھے۔ اور اس طرح پر یہ چار آٹھ بن جاتے ہیں۔

1۔ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ۔ اس کے معنے ایک یہ کرتا ہوں کہ کافروں کو مومن بناوے یعنی تبلیغ کرے۔ دوسرے مومنوں کو آیات سنائے۔ اس صورت میں ترقی ایمان یا درستی ایمان بھی کام ہوگا یہ دو ہوگئے۔

2۔ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ قرآن شریف کتاب موجود ہے اس لئے اس کی تعلیم میں قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا۔ قرآن مجید کا سمجھانا آجائے گا۔ کتاب تو لکھی ہوئی موجود ہے اسلئے کام یہ ہوگا کہ ایسے مدارس ہوں جہاں قرآن مجید کی تعلیم ہو۔ پھر اس کے سمجھانے کیلئے ایسے مدارس ہوں جہاں قرآن مجید کا ترجمہ سکھایا جائے اور وہ علوم پڑھائے جائیں جو اس کے خادم ہوں۔ ایسی صورت میں دینی مدارس کا اجرا اور ان کی تکمیل کام ہوگا۔ (ب) دوسرا کام اس لفظ کے ماتحت قرآن شریف پر عمل کرانا ہوگا کیونکہ تعلیم دو قسم کی ہوتی ہے ایک کسی کتاب کا پڑھا دینا اور دوسرے اس پر عمل کروانا۔

3۔ وَالْحِکْمَۃَ۔ تعلیم الحکمۃ کیلئے تجاویز اور تدابیر ہوں گی کیونکہ اس فرض کے نیچے احکام شرائع کے اسرار سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

4۔ یُزَکِّیْھِمْ۔ یُزَکِّیْھِمْ کے معنوں پر غور کیا تو ایک تو یہی بات ہے جو میں بیان کر چکا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعہ تزکیہ کرے۔ پھر ابن عباس نے معنے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اخلاص پیدا کرنا۔ غرض ایک تو یہ معنے ہوئے کہ گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ اس لئے جماعت کو گناہوں سے بچانا ضروری ٹھہرا کہ وہ گناہوں میں نہ پڑے۔ اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ کام ہوا کہ صرف گناہوں سے نہ بچائے بلکہ ان میں نیکی پیدا کرے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ ایک تو وہ تدابیر اختیار کرے جن سے جماعت کے گناہ دُور کردے۔ دوسرے ان کو خوبصورت بنا کر دکھاوے۔ اعلیٰ مدارج کی طرف لے جاوے اور اُنکے کاموں میں اخلاص اور اطاعت پیدا کرے۔ پھر تیسرے معنے بھی یُزَکِّیْھِمْ کے ہیں وہ یہ کہ ان کو بڑھائے۔ ان معانی کے لحاظ سے دین و دنیا میں ترقی دینا ضروری ہوا۔ اور یہ ترقی ہر پہلو سے ہونی چاہئے۔ دینوی علوم میں دوسروں سے پیچھے ہوں تو اس میں ان کو آگے لے جاوے۔ تعداد میں کم ہوں تو بڑھائے۔ مالی حالت کمزور ہو تو اس میں بڑھاوے غرض جس رنگ میں بھی کمی ہو بڑھاتا چلا جاوے۔ اب ان معنوں کے لحاظ سے جماعت کی ہر قسم کی ترقی نبی اور اس کے ماتحت اس کے خلیفہ کا فرض ہوا۔ پھر جب میل سے پاک کرنا اور ترقی کرانا اس کا کام ہوا تو اسی میں غرباء کی خبر گیری بھی آگئی کیونکہ وہ بھی ایک دنیاوی میل سے لتھڑے ہوئے ہیں۔ انکو پاک کرنا اس کا فرض ہے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا صیغہ رکھا ہے کیونکہ جماعت کے غرباء اور مساکین کا انتظام کرنا بھی خلیفہ کا کام ہے اور اس کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے پس اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کا بھی انتظام فرما دیا اور امراء پر زکوٰۃ مقرر فرمائی۔

پس یاد رکھو کہ یُزَکِّیْھِمْ کے معنے ہوئے پاک کرے۔ اخلاص پیدا کرے اور ہر رنگ میں بڑھائے۔ چہارم صدقات کا انتظام کرکے اصلاح کرے۔ اب انجمن والے بھی بیشک بولیں کیونکہ ان امور کے انتظام انجمن کو چاہتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے بھی یہ انجمن کا کام نہیں بلکہ خلیفہ کا کام ہے۔ اب تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ سب باتیں اس کے نیچے ہیں اور یہ خیالی طور پر نہیں ڈھکوسلہ کے رنگ میں نہیں بلکہ لغت اور صحابہؓ کے اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔

پس میں نے تمہیں وہ کام خلیفہ کے بتائے ہیں جو خدا تعالیٰ نے بیان کئے ہیں اور اسکی حقیقت لغت عرب اور صحابہ کے مسلمہ عقیدہ کی رو سے بتائی ہے میرا کام اتنا ہے خدا تعالیٰ نے مجموعی اور یکجائی طور پر مجھے اس سے آگاہ کر دیا اور محض اپنے فضل سے سورۃ بقر کی کلید مجھے بتا دی۔ میں اس راز اور حقیقت کو آج سمجھا کہ تین سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بجلی کی طرح میرے دل میں کیوں ڈالی؟ قبل از وقت میں اس راز سے آگاہ نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر آج حقیقت کھلی کہ ارادہ الٰہی میں یہ میرے ہی فرائض اور کام تھے۔ اور ایک وقت آنے والا تھا کہ مجھے ان کی تکمیل کیلئے کھڑا کیا جانا تھا۔ پس جب یہ ظاہر ہو چکا کہ خلیفہ کے کیا کام ہیں یا دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ میرے کیا فرائض ہیں تو اب سوال ہوتا ہے کہ ان کو کیونکر کرنا ہے؟ اور اسی میں مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے۔

## مقاصد خلافت کی تکمیل کی کیا صورت ہو

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا کہ خلافت کا پہلا اور ضروری کام تبلیغ ہے اسلئے ہمیں سوچنا چاہئے کہ تبلیغ کی کیا صورتیں ہوں مگر میں ایک اور بات بھی تمہیں بتانا چاہتا ہوں اور یہ بات ابھی میرے دل میں ڈالی گئی ہے کہ خلافت کے یہ مقاصد اربعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت میں بھی بیان کئے گئے ہیں۔

## خلیفۃ المسیح کی وصیت اسی کی تشریح ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی وصیت میں اپنے جانشین کیلئے فرمایا۔ متقی ہو۔ ہردلعزیز ہو۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے عالم باعمل ہو اس میں یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کی طرف اشارہ اس حکم میں ہے کہ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے کیونکہ اَلْکِتٰبَ کے معنے قرآن شریف ہیں اور اَلْحِکْمَۃَ کے معنے بعض ائمہ نے حدیث کے کئے ہیں۔ اس طرح یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کے معنے ہوئے کہ قرآن وحدیث سکھائے عالم ترجمہ ہے۔ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ کا۔ کیونکہ تبلیغ کیلئے علم کی ضرورت ہے۔ متقی اور باعمل ہونا اور ہردلعزیز ہونا یہ یُزَکِّیْھِمْ کیلئے ضروری ہے کیونکہ جو متقی ہے وہی تزکیہ کرسکتا ہے اور جو خود عمل نہ کرے گا اس کی بات پر اور لوگ عمل نہیں کرسکتے۔ اسی طرح جو قوم کا مزکّی ہوگا وہ ہردلعزیز بھی ضرور ہوگا۔ پھر دیکھو کہ وصیت میں ایک اور بات بھی ہے کہ درگزر سے کام لے۔ میں کہتا ہوں اس کا ذکر بھی اس آیت میں ہے۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اللہ تعالیٰ جو العزیز ہے اس کو بھی معزز کرے گا اور غلبہ دے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ درگزر ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک طاقت کو چاہتا ہے طاقت ملے تو درگزر کرے۔ پس اس دُعا میں اللہ تعالیٰ کے ان اسماء کا ذکر کرنے کے یہی معنے ہیں۔ پھر یہ بتایا کہ درگذر نعوذ باللہ لغو نہیں بلکہ اَلْحَکِیْمُ کے خیال کے نیچے ہوگا۔ پس یاد رکھو کہ حضرت خلیفۃ المسیح (خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے فضل ان پر ہوں) کی وصیت بھی اسی آیت کی تشریح ہے۔ اب جبکہ یہ ظاہر ہے کہ قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ نے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح نے خلیفہ کے کام پہلے سے بتا دیئے تو اب جدید شرائط کا کسی کو کیا حق ہے؟ گورنمنٹ کی شرائط کے بعد کسی اور کو کوئی حق نہیں ہوتا کہ اپنی خود ساختہ باتیں پیش کرے۔

خلیفہ تو خداوند مقرر کرتا ہے پھر تمہارا کیا حق ہے کہ تم شرائط پیش کرو۔ خدا سے ڈرو اور ایسی باتوں سے توبہ کرو۔ یہ ادب سے دور ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود خلیفہ کے کام مقرر کر دیئے ہیں اب کوئی نہیں جو ان میں تبدیلی کرسکے یا ان کے خلاف کچھ اور کہہ سکے پھر کہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے (خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں ان پر ہوں) بھی وہی باتیں پیش کیں جو اس آیت میں خدا نے بیان کی تھیں گویا ان کی وصیت اس آیت کا ترجمہ ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اور تشریح کروں۔

## تبلیغ

پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ ہے جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور تبلیغ سے ایسا اُنس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے میں جب دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا اور دُعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو پھر اتنا ہو اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں نہیں سمجھتا تھا اور نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ جوش اُنس اسلام کی خدمت کا میری فطرت میں کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت پرانا ہے۔ غرض اسی جوش اور خواہش کی بنا پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو

اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے میری ان دُعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ غرض تبلیغ کے کام سے مجھے بڑی دلچسپی ہے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دُعاؤں کو قبول کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ سب دُنیا ایک مذہب پر جمع نہیں ہوسکتی۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ آنحضرت ﷺ جس کام کو نہیں کرسکے اور کون ہے جو اسے کرسکے یا اس کا نام بھی لے لیکن اگر آنحضرت ﷺ کا کوئی خادم اور غلام توفیق دیا جاوے کہ ایک حد تک تبلیغ اسلام کے کام کو کرے تو یہ اس کی اپنی کوئی خوبی اور کمال نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ ہی کا کام ہے۔ میرے دل میں تبلیغ کیلئے اتنی تڑپ تھی کہ میں حیران تھا اور سامان کے لحاظ سے بالکل قاصر۔ پس میں اس کے حضور ہی جھکا اور دُعائیں کیں اور میرے پاس تھا ہی کیا؟ میں نے بار بار عرض کی کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ دولت نہ کوئی جماعت ہے نہ کچھ اور ہے جس سے میں خدمت کرسکوں۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ اُس نے میری دُعاؤں کو سنا اور آپ ہی سامان کر دیئے اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے ساتھ ہو جاؤ۔

پس آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا نے چن لیا اور یہ میری دُعاوں کا ایک ثمرہ ہے جو اس نے مجھے دکھایا اس کو دیکھ کر میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سامان بھی وہ آپ ہی کرے گا۔ اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھا دے گا۔ اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دُنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام ہوگا۔

اب تم یہ تو سمجھ سکتے ہو کہ میری دلچسپی تبلیغ کے کام سے آج پیدا نہیں ہوئی اس حالت سے پہلے بھی جہاں تک مجھے موقعہ ملا۔ مختلف رنگوں اور صورتوں میں تبلیغ کی تجویزیں کرتا رہا۔ وہ جوش اور دلچسپی جو فطرتاً مجھے اس کام سے تھی اور اس راہ کے اختیار کرنے کی جو بے اختیار کشش میرے دل میں ہوتی تھی۔ اس کی حقیقت کو بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے کام میں داخل تھا۔ ورنہ جب تک اللہ تعالیٰ ایک فطرتی جوش اس کیلئے میری رُوح میں نہ رکھ دیتا میں کیونکر اسے سرانجام دے سکتا تھا۔

اب میں آپ سے مشورہ چاہتا ہوں کہ تبلیغ کیلئے کیا کیا جاوے۔

مَیں جو کچھ اس کے متعلق ارادہ رکھتا ہوں وہ میں بتا دیتا ہوں مگر تم سوچو اور غور کرو کہ اس کی تکمیل کی کیا صورتیں ہوسکتی ہیں اور ان تجاویز کو عملی رنگ میں لانے کے واسطے کیا کرنا چاہئے۔

## ہر زبان کے مبلغ ہوں

مَیں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے اور پھر جاننے والے ہوں تاکہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کرسکیں۔ اس کے متعلق میرے بڑے بڑے ارادے اور تجاویز ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے زندگی دی اور توفیق دی اور پھر اپنے فضل سے اسباب عطا کئے اور ان اسباب سے کام لینے کی توفیق ملی تو اپنے وقت پر ظاہر ہو جاویں گے۔ غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے کہ یہ میرا کام ہے کہ تبلیغ کروں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے اور بہت کچھ چاہتا ہے

مگراس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی کے حضور سے سب کچھ آوے گا۔ میرا خدا قادر ہے۔ جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے وہی مجھے اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق اور طاقت دے گا۔ کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک تو وہ آپ ہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے، بہت آدمیوں کی ضرورت ہے مگراس کے خزانوں میں کس چیز کی کمی ہے۔ کیا اس سے پہلے ہم اس کے عجائبات قدرت کے تماشے دیکھ نہیں چکے۔ یہ جگہ جس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اس کے مامور کے باعث دُنیا میں شہرت یافتہ ہے اور جس طرح پر خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ روپیہ اس کے کاموں کی تکمیل کیلئے اس نے آپ بھیج دیا۔اس نے وعدہ کیا تھا یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوحِیْ اِلَیْھِمْ تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جن کو ہم خود وحی کریں گے۔ پس میں جبکہ جانتا ہوں کہ جو کام میرے سپرد ہوا ہے یہ اسی کا کام ہے اور میں نے یہ کام خود اس سے طلب نہیں کیا، خدا نے خود دیا ہے تو وہ انہی رجال کو وحی کرے گا جو مسیح موعودؑ کے وقت وحی کئے جاتے تھے۔

پس میرے دوستو! روپیہ کے معاملہ میں گھبرانے اورفکر کرنے کی کوئی بات نہیں وہ آپ سامان کرے گا۔ آپ ان سعادتمند رُوحوں کو میرے پاس لائے گا جو ان کاموں میں میری مددگار ہوں گی۔

میں خیالی طور پر نہیں، کامل یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ ان کاموں کی تکمیل و اجراء کیلئے کسی محاسب کی تحریکیں کام نہیں دیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود سے خود وعدہ کیا ہے کہ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم وحی کریں گے۔ پس ہمارے محاسب کا عہدہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ روپیہ دینے کی تحریک ہم خود لوگوں کے دلوں میں کریں گے۔ ہاں جمع کا لفظ استعمال کرکے بتایا کہ بعض انسان بھی ہماری اس تحریک کو پھیلا کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ پس خدا آپ ہی ہمارا محاسب اور محصّل ہوگا۔ اسی کے پاس ہمارے سب خزانے ہیں۔ اس نے آپ ہی وعدہ کیا ہے یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِی اِلَیْھِمْ ۔ پھر ہمیں کیا فکر ہے؟ ہاں ثواب کا ایک موقعہ ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔

## ہندوستان میں تبلیغ

تبلیغ کے سلسلہ میں مَیں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا کوئی قصبہ یا گاؤں باقی نہ رہے جہاں ہماری تبلیغ نہ ہو۔ ایک بھی بستی باقی نہ رہ جاوے جہاں ہمارے مبلغ پہنچ کر خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کا پیغام نہ پہنچاویں اور خوب کھول کھول کر انہیں سناویں۔ یہ کام معمولی نہیں اور آسان بھی نہیں۔ ہاں اس کو آسان بنا دینا اور معمولی کر دینا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم لوگوں کو منوا دیں البتہ یہ کام ہمارا ہے اور ہونا چاہئے کہ ہم انہیں حق پہنچا دیں۔ وہ مانیں نہ مانیں یہ ان کا کام ہے۔ وہ اگر اپنا فرض پورا نہیں کرتے تو اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم بھی اپنا فرض پورا نہ کریں۔


**الفضل انٹرنیشنل میں**

**اشتہار دے کر**

**اپنی تجارت کو فروغ دیں۔**

(مینیجر)


اس موقعہ پر مجھے ایک بزرگ کا واقعہ یاد آیا کہتے ہیں کہ بزرگ بیس برس سے دُعا کر رہے تھے وہ ہر روز دُعا کرتے اور صبح کے قریب ان کو جواب ملتا کہ بھونکتے رہو میں تو کبھی بھی تمہاری دُعا قبول نہیں کروں گا۔ بیس برس گزرنے پر ایک دن ان کا کوئی مرید بھی ان کے ہاں مہمان آیا ہوا تھا۔ اس نے دیکھا کہ پیر صاحب رات بھر دُعا کرتے ہیں اور صبح کے قریب ان کو یہ آواز آتی ہے۔ یہ آواز اس مرید نے بھی سنی۔ تیسرے دن اُس نے عرض کیا کہ جب اس قسم کا سخت جواب آپ کو ملتا ہے تو پھر آپ کیوں دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ تُو بہت بے استقلال معلوم ہوتا ہے۔ بندے کا کام ہے دُعا کرنا۔ خدا تعالیٰ کا کام ہے قبول کرنا۔ مجھے اس سے کیا غرض کہ وہ قبول کرتا ہے یا نہیں۔ میرا کام دعا کرنا ہے سومَیں کرتا رہتا ہوں۔ مَیں تو بیس سال سے ایسی آوازیں سن رہا ہوں۔ مَیں تو کبھی نہیں گھبرایا۔ تو تین دن میں گھبرا گیا۔ دوسرے دن خدا تعالیٰ نے اُسے فرمایا کہ مَیں نے تیری وہ ساری دُعائیں قبول کرلیں جو تو نے بیس سال کے اندر کی ہیں۔

غرض ہمارا کام پہنچا دینا ہے اور محض اس وجہ سے کہ کوئی قبول نہیں کرتا ہمیں تھکنا اور رکنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ہمارا کام منوانا نہیں ہم کو تو اپنا فرض ادا کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم کہہ سکیں کہ ہم نے پہنچا دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ اور آپ کا کام اتنا ہی فرمایا۔ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ۔ جو تم پر نازل ہوا اُسے پہنچا دو۔ پس ہمیں اپنا کام کرنا چاہئے۔ جب منوانا ہمارا کام نہیں تو دوسرے کے کام پر ناراض ہو کر اپنا کام کیوں چھوڑیں؟ ہم کو اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کیلئے پیغام حق پہنچا دینا چاہئے۔ پس ایسی تجویز کرو کہ ہر قصبہ اور شہر اور گاؤں میں ہمارے مبلغ پہنچ جاویں اور زمین و آسمان گواہی دیدیں کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا اور پہنچا دیا۔

دوم: ہندوستان سے باہر ہر ایک ملک میں ہم اپنے واعظ بھیجیں۔ مگر میں اس بات کے کہنے سے نہیں ڈرتا کہ اس تبلیغ سے ہماری غرض یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی صورت میں اسلام کی تبلیغ ہو۔ میرا یہی مذہب ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے پاس رہ کر اندر باہر ان سے بھی یہی سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی تبلیغ ، یہی میری تبلیغ ہے۔ پس اس اسلام کی تبلیغ کرو جو مسیح موعود لایا۔ حضرت صاحب اپنی ہر ایک تحریر میں اپنا ذکر فرماتے تھے اور ہم مسیح موعود کے ذکر کے بغیر زندہ اسلام پیش کر بھی کب سکتے ہیں۔ پس جو لوگ مسیح موعود کی تبلیغ کا طریق چھوڑتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے ، کمزوری ہے۔ ان پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ حضرت صاحب کی ایک تحریر ملی ہے جو مولوی محمد علی صاحب کو ہی مخاطب کر کے فرمائی تھی اور وہ یہ ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جائے اور یہ آپ کا کام ہے۔ آج کل ان ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی اسلام دکھلایا جائے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے۔ وہ امتیازی باتیں جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ ان پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جائے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے۔ ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جائے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہم کو سمجھائے ہیں۔ اس طرح ایک جامع کتاب طیار ہو جائے تو امید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو"۔

(اخبار بدر جلد 6 نمبر 8 مورخہ 21فروری 1907ء صفحہ 4۔" 13فروری 1907ء)

اب بتاؤ کہ جب مسیح موعودؑ نے خود یورپ میں تبلیغ اسلام کا طریق بتا دیا ہے تو پھر کسی نئے طریق اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ افسوس ہے جن کو اس کام کے لائق سمجھ کر ہدایت کی گئی تھی وہی اور راہ اختیار کر رہے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ لوگ وہاں سلسلہ کی باتیں سننے کو طیار نہیں۔ ایک دوست کا خط آیا ہے کہ لوگ سلسلہ کی باتیں سننے کو طیار ہیں کیونکہ ایسی جماعتیں وہاں پائی جاتی ہیں جو مسیح کی آمد کی انہیں دنوں میں منتظر ہیں۔ ایسا ہی ریویو کو پڑھ کر بعض خطوط آتے ہیں سویڈن اور انگلستان سے بھی آتے ہیں۔ ایک شخص نے مسیح کے کشمیر آنے کا مضمون پڑھ کر لکھا ہے کہ اسے الگ چھپوایا جائے اور دو ہزار مجھے بھیجا جائے میں اسے شائع کروں گا۔ یہ ایک جرمن یا انگریز کا خط ہے ۔ ایسی سعادتمند روحیں ہیں جو سننے کو موجود ہیں مگر ضرورت ہے سنانے والوں کی۔

مَیں یورپ میں تبلیغ کے سوال پر آج تک خاموش رہا اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ میں اس سوال کا فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ نہیں بلکہ میں نے احتیاط سے کام لیا کہ جو لوگ وہاں گئے ہیں وہ وہاں کے حالات کا بہترین علم رکھتے ہیں میں چونکہ وہاں نہیں گیا اس لئے مجھے خاموش رہنا چاہئے۔ لیکن جو لوگ وہاں گئے ان میں سے بعض نے لکھا ہے کہ حضرت صاحب کا ذکر لوگ سنتے ہیں اور ہماری تبلیغ میں حضرت صاحب کا ذکر ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ خود حضرت صاحب نے یورپ میں تبلیغ کیلئے یہی فرمایا کہ اس سلسلہ کو پیش کیا جاوے۔ اور جو کشف آپ نے دیکھا تھا اس کے بھی یہی معنے کئے کہ میری تحریریں وہاں پہنچیں گی۔ ان تمام امور پر غور کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ممالک غیر اور یورپ میں بھی اس سلسلہ کی اشاعت ہو اور ہمارے مبلغ وہاں جا کر انہیں بتائیں کہ تمہارا مذہب مردہ ہے اس میں زندگی کی رُوح نہیں ہے۔ زندہ مذہب صرف اسلام ہے جس کی زندگی کا ثبوت اس زمانہ میں بھی ملتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نازل ہوئے۔ غرض وہاں بھی سلسلہ کا پیغام پہنچایا جاوے اور جہاں ہم سر دست واعظ نہیں بھیج سکتے وہاں ٹریکٹ اور چھوٹے چھوٹے رسالے چھپوا کر تقسیم کریں۔

## اشتہاری تبلیغ کا جوش

چونکہ مجھے تبلیغ کے لئے خاص دلچسپی رہی ہے اس دلچسپی کے ساتھ عجیب عجیب ولولے اور جوش پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور اس تبلیغی عشق نے عجیب عجیب ترکیبیں میرے دماغ میں پیدا کی ہیں۔ ایک بار خیال آیا کہ جس طرح پر اشتہاری تاجر اخبارات میں اپنا اشتہار دیتے ہیں میں بھی چین کے اخبارات میں ایک اشتہار تبلیغ سلسلہ کا دوں اور اس کی اُجرت دیدوں تا کہ ایک خاص عرصہ تک وہ اشتہار چھپتا رہے مثلاً یہی اشتہار کہ مسیح موعود آ گیا بڑی موٹی قلم سے اس عنوان سے ایک اشتہار چھپتا رہے غرض میں اس جوش اور عشق کا نقشہ الفاظ میں نہیں کھینچ سکتا جو اس مقصد کے لئے مجھے دیا گیا ہے۔ یہ ایک نمونہ ہے اس جوش کے پورا کرنے کا۔ ورنہ یہ ایک لطیفہ ہی ہے۔ اس تجویز کے ساتھ ہی مجھے بے اختیار ہنسی آئی کہ یہ اشتہاری تبلیغ بھی عجیب ہوگی۔ مگر یہ کوئی نئی بات نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی تبلیغ سلسلہ کے لئے عجیب عجیب خیال آتے تھے۔ اور وہ دن رات اسی فکر میں رہتے تھے کہ یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچ جاوے۔ ایک مرتبہ آپ نے تجویز کی کہ ہماری جماعت کا لباس ہی الگ ہوتا کہ ہر شخص بجائے خود ایک تبلیغ ہو سکے اور دوستوں کو ایک دوسرے کی ناواقفی میں شناخت آسان ہو۔ اس پر مختلف تجویزیں ہوتی رہیں۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ شاید اسی بناء پر لکھنؤ کے ایک دوست نے اپنی ٹوپی پر احمدی لکھوا لیا۔ غرض تبلیغ ہو اور کونہ کونہ میں ہو، کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ یہ جوش یہ تجویزیں اور کوششیں ہماری نہیں یہ حضرت صاحب ہی کی ہیں اور سب کچھ انہیں کا ہے ہمارا تو کچھ بھی نہیں۔

(باقی آئندہ)


MAKHZAN-E-TASAWEER
IMAGE LIBRARY

شعبہ مخزن تصاویر (مرکزی امیج لائبریری) حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کی تاریخی تصاویر کو ریکارڈ میں محفوظ کرنے کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی بھی ایسی تصویر / تصاویر ہیں جو جماعتی لحاظ سے تاریخی اہمیت کی حامل ہیں تو براہ کرم یہ تصاویر مع کوائف مثلاً نام، تاریخ، مقام وغیرہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

**Makhzan-e-Tasaweer**
**Tahir House**
**22 Deer Park Road**
**London SW19 3TL**
**info@amjinternational.org**

انشاءاللہ ان تصاویر کو ریکارڈ میں محفوظ کر کے اصل تصاویر آپ کو بحفاظت لوٹا دی جائیں گی۔

اسی پتہ پر شعبہ ہذا کے زیر اہتمام ایک تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے جو صبح گیارہ بجے سے شام پانچ بجے تک دیکھی جا سکتی ہے۔ مزید تفصیلات ٹیلی فون نمبر **020 8544 7630** یا ہماری ویب سائٹ:

**www.amjinternational.org**

سے حاصل کریں۔

بقیہ:رپورٹ امن کانفرنس از صفحہ نمبر16

کی تعلیمی، طبی اور دیگر میدانوں میں بے لوث خدمت میں مصروف ہے۔ آپ نے بتایا کہ UK میں ہماری جماعت کی ذیلی تنظیمیں ہزاروں پاؤنڈ سالانہ چیریٹی کے لئے جمع کر کے مختلف خیراتی اداروں کو دیتی ہیں۔ اسی طرح افریقہ میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے بہت سے پروگرام جاری ہیں۔

## مقامی ممبر پارلیمنٹ کی تقریر

آپ کے بعد بیت الفتوح کے حلقہ کی ممبر آف پارلیمنٹ محترمہ Siobhan McDounugh نے حاضرین سے خطاب کیا اور کہا کہ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مَیں مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد میں منعقد ہونے والی تقریب میں حاضرین سے مخاطب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی جماعت نہ صرف برطانیہ میں بلکہ تمام دنیا میں خیراتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے خصوصًا افریقہ، بھارت، بوسنیا اور انڈونیشیا میں آپ کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ آپ لوگوں نے اپنی فراخدلی، وقت کی قربانی اور دیگر خدمات کے نتیجہ میں مخالفت کے باوجود دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس علاقہ کی ایک سکول ٹیچر نے بتایا کہ جب سے ہمارے سکول میں احمدیہ جماعت کے بچے داخل ہوئے ہیں ہمارے سکول کا تعلیمی ریکارڈ جو پہلے بہت نیچے تھا اب بلند ہو گیا ہے اور یہ کہ ان بچوں نے ہزاروں پاؤنڈز جمع کر کے مختلف چیریٹیز کو اپنی جماعت کی طرف سے دئے ہیں۔ انہوں نے جماعت کی امن پسندی اور نظم وضبط کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ حقیقتًا ایک پرامن، مضبوط اور مستحکم جماعت ہیں اور نہایت استقلال اور جانفشانی سے اپنے پڑوسیوں کی خدمت میں دن رات مصروف ہیں اور اپنے نصب العین یعنی محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں پر عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے اور رواداری اور باہمی تکریم کو فروغ دیتا ہے اور مذہبی آزادی کا قائل ہے جس میں ہر کوئی اپنے مذہب پر بلا روک ٹوک عمل کر سکتا ہے۔

## شیڈو اٹارنی جنرل کی تقریر

اس کے بعد برطانوی پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے ممبر پارلیمنٹ Mr.Dominic Grieve شیڈو اٹارنی جنرل نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس فنکشن میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا جماعت کی بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے جماعت کی ان غیر معمولی خدمات کو کھلے دل سے سراہا جو جماعت احمدیہ یوکے ملکی ترقی میں مختلف حیثیتوں سے کر رہی ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے نیک خواہشات اور مزید ترقیات اور کامیابیوں کی دعا کی۔

اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور انگریزی زبان میں حاضرین سے ایک بہت ہی پرمغز اور جامع خطاب فرمایا جس میں دنیا میں حقیقی امن کے قیام کے لئے اسلامی تعلیم کے حوالے سے مختلف زریں اصولوں کا ذکر فرمایا جن کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

## حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ پھر ہم اس ہال میں ایک دوسرے کے خیالات کو سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ حضور نے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو باہمی محبت واخوت کے جذبات کے اظہار کے لئے ہماری دعوت پر یہاں تشریف لائے تاکہ سوسائٹی میں امن کے بہترین طریق پر قیام کے لئے اپنے احساسات وجذبات کو بیان کر سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج کے دور میں جبکہ بعض طاقتیں امن کی بربادی کے لئے تلی ہوئی ہیں اور غیر ضروری طور پر بلاجواز ایک دوسرے کے خلاف منفی خیالات کو ہوا دی جاتی ہے اور نفرت کی دیواریں بلند کی جاتی ہیں، امن کے قیام کے لئے کوشش کرنا اور بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی مذہب بھی امن کی بربادی کی تعلیم نہیں دیتا خواہ وہ اسلام ہو یا عیسائیت یا ہندو مذہب یا کوئی بھی اور مذہب۔ ہر شخص طبعی طور پر امن کو پسند کرتا ہے اور فساد سے نفرت کرتا ہے۔ ہر سعید فطرت انسان اچھے کاموں کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض اپنے اپنے دائرہ میں امن کے قیام کے لئے پہلے سے ہی فعال ہوں اس لئے ہم سب کا یہاں اکٹھا ہونا اسی انسانی کوشش کی زنجیر کا ایک تسلسل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ چند سال سے امن سے محبت اور اس کے قیام کے لئے اس امن کانفرنس کا انعقاد احمدیہ مسلم جماعت کے پروگراموں کا ایک مستقل حصہ بن چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج مَیں اپنے مذہب اور عقیدے کے حوالے سے اس بارہ میں کچھ امور آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کیونکہ آج کے دور میں مذہب کو بالعموم اور خصوصیت سے اسلام کو لوگوں میں تفریق پیدا کا الزام دیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنے ہر پیروکار سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ دوسروں کا خیرخواہ ہو اور امن کو قائم کرے۔

مگر بدقسمتی سے بعض نام نہاد مسلمانوں نے اور غیروں نے بھی اسلام کے اس خوبصورت تصور کو بگاڑنے اور اس کی حسین تصویر کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج صرف احمدیہ جماعت ہے جو دونوں گروہوں کو یہ بتا رہی ہے کہ نہ تو بعض نام نہاد مسلمان علماء اسلام کی خوبصورت تعلیم کو سمجھ سکے ہیں اور نہ ہی غیر مسلموں نے سچائی کو معلوم کرنے میں انصاف سے کام لیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ 1897ء میں احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ایک کتاب کی صورت میں ملکہ وکٹوریہ کو ان کی ڈائمنڈ جوبلی پر ایک پیغام بھیجا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ مَیں مانتا ہوں کہ بعض نادان مسلمانوں کا رویہ درست نہیں ہے اور ان میں بعض احمقانہ عادتیں داخل ہو چکی ہیں جیسے بعض ظالم طبع مسلمان معصوموں کا خون بہانے کو جہاد قرار دیتے ہیں۔ ایک منصف حاکم کے خلاف بغاوت کا نام جہاد رکھنا ہرگز درست نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی بانی جماعت احمدیہ نے اس زمانہ کے غیر مسلموں اور پادریوں کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے اسلام کے تصور جہاد کی غلط تشریحات پیش کیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کے زمانے میں بھی میڈیا اور بعض نام نہاد تعلیم یافتہ لوگ سراسر ناجائز طور پر غلط تصور جہاد کو قرآن کی طرف منسوب کر کے اس کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں بعض نادان مسلمان اس تأثر کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جبکہ ان کے اپنے علماء بھی ایک خاص قسم کے جہاد پر زور دے رہے ہیں اور غیر مسلم بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ قرآن اس جہاد کا حکم دیتا ہے اور وہ ہر معاملہ میں سختی اور تشدد پر مبنی ہے تو شاید یہی اصل تصور جہاد ہے۔ چنانچہ وہ اسلام اور قرآن کریم کی سچی تعلیم کے حقیقت پسندانہ مطالعہ کی بجائے جبر وتشدد اور قتل وغارت کی طرف مائل ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ شاید آپ کو یاد ہو کہ کچھ عرصہ قبل ڈنمارک میں ایک اخبار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون دوبارہ شائع کئے اور کوشش کی کہ حضور اکرمؐ کی منفی اور سراسر غلط تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے۔ حضور نے فرمایا کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی یہ حرکت باہمی تعلقات کو بہتر بنائے گی یا مزید خراب کرے گی؟ کیا ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے قرآن کریم کے متعلق ایک فلم کا بنانا مسلمانوں میں اشتعال پیدا نہیں کرے گا؟۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کسی بھی نبی کی توہین نہیں کر سکتا کیونکہ وہ تمام انبیاء پر ایمان لاتا ہے۔ خصوصیت سے ایک احمدی مسلمان، عام مسلمان سے زیادہ پختہ ایمان سب نبیوں پر رکھتا ہے۔ کیونکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ سے پہلے تمام انبیاء پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ بانیٔ جماعت احمدیہ کو بھی مسیح موعود اور خدا کا مامور ومرسل مانتے ہیں جن کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ تمام مذاہب کے لوگوں کو اکٹھا کریں اور دنیا میں امن کا قیام ہو۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کی سو سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم امن کے علمبردار اور امن کو قائم کرنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد اس لئے یہاں بیان کیا ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم نے آج کے تبدیل شدہ معروضی حالات میں اپنے مؤقف کو تبدیل کیا ہے بلکہ پہلے دن سے ہی جماعت کی یہی تعلیم ہے اور یہ تعلیم قرآن مجید کی روشنی میں اور اس کے عین مطابق ہے۔

حضور انور نے ڈچ ممبر پارلیمنٹ Wilder کے حوالہ سے بتایا کہ اس نے قرآن کریم کی ایک آیت پر اعتراض کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ جب تم دشمن پر جنگ میں قابو پا لو تو انہیں مضبوطی سے باندھ کر رکھو۔ پھر انہیں بطور احسان چھوڑ دو یا ان سے فدیہ لو یہاں تک کہ جنگ اپنے اوزار رکھ دے۔ حضور نے اس آیت کے حوالہ سے بتایا کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو کیا جنگ کے دوران لوگ مارے نہیں جاتے اور قیدی نہیں بنائے جاتے؟ کیا مسٹر وِلڈر جنگ عظیم اوّل اور دوم میں ہلاک ہونے والوں سے بے خبر ہیں؟ کیا یہ صرف مسلمان ہی ہیں جو عراق اور افغانستان اور فلسطین میں قتل کر رہے ہیں؟۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم حالات کے مطابق تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم ایک جنگ میں برسرپیکار ہو اور جنگ دفاع کے طور پر ہو تو پھر بزدل نہ بنو بلکہ بہادروں کی طرح لڑو اور جب تک خونریز جنگ نہ ہو کسی کو قیدی نہ بنایا جائے۔ اور پھر قیدیوں سے اعلیٰ معیار کا اخلاقی سلوک کرو۔ یعنی یا تو ان کو بطور احسان آزاد کر دو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے قیدی بنا کر رکھنے کی تعلیم نہیں دی۔

حضور نے فرمایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ غیر ضروری تنقید اور دوسروں کی غلطیوں کی تلاش میں لگے رہنا امن کے قیام میں ممد نہیں ہو گا۔ اگر کوئی حکم غیر واضح ہے تو اس مذہب کے پیروکاروں سے معلوم کرو۔ چونکہ ہر کوئی تعلیم سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوتا جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عام لوگوں کی اکثریت گمراہ مُلّاؤں کے پیچھے چلتی ہے اور اس طرح اسلام کی بدنامی کا موجب ہے۔ اگر مسٹر ولڈر کو علم نہیں تو اسے چاہئے تھا کہ پوری طرح تحقیق کرتا کیونکہ اسلام کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہر جنگ میں قیدیوں سے نہایت اعلیٰ درجہ کا سلوک کیا۔ مثلاً بدر کی جنگ میں قیدیوں کو اس شرط پر آزاد کیا گیا کہ وہ غیر پڑھے لکھے مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔

حضور نے فرمایا کہ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ منفی تشریحات پیش کرنے کی بجائے کسی معاملہ کی اصل تصویر کو دیکھا جائے۔ احمدیہ مسلم جماعت نے مسٹر وِلڈر کو یہ تمام باتیں بڑی وضاحت سے سمجھائیں لیکن اس کے باوجود اس نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھا اور اسلام کو بدنام کرنے کی اشتعال انگیز حرکت کی جرأت کی۔ حضور نے فرمایا کہ اُسے قرآن کریم کی یہ تعلیم کیوں نظر نہیں آئی کہ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (الشوریٰ:41) یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر ہے جتنا کسی نے بدی کی لیکن جس نے معاف کیا اور اس کے نتیجہ میں اس نے اصلاح کی تو اس کا بدلہ خدا کے پاس ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کے نزدیک اصلاح کی بہت اہمیت ہے۔ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو معاف کرنا چاہئے لیکن عادی مجرم جو باز نہیں آتا، جو سوسائٹی کے امن کو برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے اس کو اصلاح کی خاطر سزا دو لیکن انتقام کی خاطر نہیں۔ ذاتی دشمنی، عداوت، بغض اور انتقام پسندی کا سزا دینے میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہی وہ چیزیں ہیں جو سوسائٹی کے امن کو برباد کرتی ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا کی خاطر انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ ہمیشہ انصاف سے کام لو کیونکہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام خدا کے خوف سے کرنا اور اس کی محبت کو دل میں بسانا۔ اللہ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے اسی محبت کی وجہ سے خدا اپنے پیغمبر اور رسول اس دنیا میں بھیجتا ہے تا کہ لوگ شیطان کے پنجے سے نجات پائیں اور اچھے کام کریں اور ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت سے پیش آئیں اور امن کو فروغ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ کبھی انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ حضور نے فرمایا کہ کیا یہ انصاف ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کو جنہیں ہر مسلمان اپنی جان سے عزیز رکھتا ہے ایک دہشت گرد کے طور پر پیش کیا جائے؟ اور کیا یہ انصاف ہے کہ قرآن کریم جو محبت اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اسے پھاڑ کر سمندر میں پھینک دینا چاہئے؟۔

حضور نے فرمایا کہ ایک شریف النفس ڈینش نے آنحضرت ﷺ کے متعلق توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کے معاملہ پر کہا تھا کہ ان کارٹونوں کی اشاعت ایسے ہی ہے جیسے کوئی اپنے پڑوسی کے متعلق جھوٹی باتیں لکھ کر اپنے دروازے پر لٹکائے تا کہ پڑوسی ہر روز اسے پڑھے اور پھر اس کے ساتھ وہ یہ دعویٰ بھی کرے کہ وہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ امن کو حاصل کریں اور اسے فروغ دیں۔ حضور نے سوسائٹی میں امن اور اخوت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم کی بعض تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ معاشرے میں کمزوروں کے حقوق کا خاص طور پر خیال رکھو چنانچہ فرمایا کہ امراء کے اموال میں سوال کرنے والوں اور محروموں کا بھی حق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج ہم دنیا کے غریب ممالک میں غربت کی انتہا کو دیکھتے ہیں اس کو دُور کرنے کے لئے صرف زبانی ہمدردی کافی نہیں بلکہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ کوئی شخص شدید خواہش کے باوجود تن تنہا اس غربت کو ختم نہیں کرسکتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ سب مل کر اس سلسلہ میں کام کریں۔ بعض این جی اوز کام کر رہی ہیں لیکن تمام ترقی یافتہ ممالک اور تیل کی دولت اور دیگر مختلف ذرائع سے مالا مال ممالک کو حکومتی سطح پر بھی اس بارہ میں منظّم کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ان غریب ممالک کو اسلحہ سپلائی کرنے کی بجائے ان کی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیں اور بہت سی خوراک جو ترقی یافتہ ممالک میں ان کی اپنی ضرورت سے زائد ہے ان غریب ممالک کو دے دی جائے تو بھوک کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ ان ممالک کی تعلیمی اور طبی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دور افتادہ جگہوں پر ان سہولتوں کو مہیا کرنے اور اسی طرح ان کے لئے ترقی کے مواقع مہیا کرنے کی ضرورت ہے ورنہ بے چینی پھیلے گی۔ حضور نے فرمایا کہ بدقسمتی سے جب بعض ممالک ان غریب ملکوں کی امداد کرنے کے لئے آتے ہیں تو ان کی امداد کا ستّر فیصد سے زائد حصہ ان کے اپنے کارکنوں کی تنخواہوں اور دوسری سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہو جاتا ہے اور جب بالآخر ایک غریب آدمی تک یہ امداد پہنچتی ہے تو وہ اس کے لئے بہت ناکافی ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض حکومتوں نے افریقہ میں واٹر پمپ لگائے لیکن جب کچھ عرصہ بعد وہ پمپ کام نہیں کرتے تو ان کی مرمت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ جب ہمارے ہیومینٹی فرسٹ کے کارکنوں اور احمدی انجینئرز نے اس کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ بیرونی ممالک نے یہ پمپ لگائے تھے لیکن مقامی حکومتیں ان کی مرمت نہیں کرواسکیں کیونکہ اخراجات بہت زیادہ تھے۔ اخراجات اس لئے زیادہ تھے کہ کام کرنے والے ذاتی اخراجات کے لئے بھاری رقمیں لیتے تھے۔ تاہم ہیومینٹی فرسٹ نے اور ہمارے انجینئرز نے بہت معمولی قیمت پر انہیں ٹھیک کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ غریب لوگوں کی خواہشات زیادہ نہیں ہوتیں۔ اگر ان کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں تو یہ چیزیں معاشرہ میں امن کے قیام کا موجب ہوتی ہیں۔

حضور نے قرآن کریم کی آیت کے حوالہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ تم بہترین جماعت ہو جو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے اس لئے تم اپنے مفاد کے لئے ہی کام نہ کرو بلکہ دوسروں کو بھی اچھے کام کرنے کی تحریک کرو اور غلط کاموں سے رکنے کی تلقین کرو۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اسلام پر اعتراض کرنے والے انصاف سے کام لیتے تو جو مسلمان بدیوں میں بڑھ گئے ہیں اور انصاف سے کام نہیں لیتے انہیں توجہ دلاتے کہ تمہارے اعمال تمہاری مذہبی کتاب کی تعلیم کے برعکس ہیں۔ لیکن ان کا بانیٔ اسلام اور قرآن مجید کے خلاف ایسی حرکتیں کرنا صاف طور پر بتاتا ہے کہ وہ معاشرتی اصلاح اور امن کے خواہاں نہیں ہیں بلکہ نفرت کا انتشار چاہتے ہیں۔

حضور نے قرآن مجید کی آیات کے حوالے سے بین الاقوامی تعلقات میں امن کے فروغ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ایک دوسرے سے تمسخر کرنے سے منع فرماتا ہے۔ مختلف قوموں اور مذہبوں کے افراد میں امن کے قیام کے لئے یہ بہت اہم اصول ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کہو جو دوسروں کے دل میں نفرت پیدا کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ دوسروں کے جذبات واحساسات کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک یہودی نے آنحضرت ﷺ کے پاس یہ شکایت کی کہ حضرت ابوبکر نے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ حضرت ابوبکر آنحضرت ﷺ کے بہت پیارے اور گہرے دوست تھے اور ان کے لئے حضورؐ کے دل میں خاص قدر تھی لیکن جب یہودی کی شکایت آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ ابوبکر نے اسے کیسے تکلیف پہنچائی ہے تو اس نے کہا کہ ابوبکر نے کہا تھا کہ مَیں محمد ﷺ کے ربّ کی قسم کھاتا ہوں جنہیں خدا نے موسیٰؑ پر فضیلت دی ہے۔ حضور اکرم نے حضرت ابوبکر کو بلایا اور ان سے اس بارہ میں دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہودی نے پہلے یہ کہا تھا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے ربّ کی قسم کھاتا ہے جنہیں خدا نے تمام دنیا پر فضیلت دی ہے۔ اس پر مَیں نے کہا تھا کہ محمدؐ رسول اللہ کو اللہ نے سب پر فضیلت بخشی ہے۔ حضور اکرمؐ نے حضرت ابوبکر سے

فرمایا کہ انہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا اور یہ کہ انہیں دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔ باوجود اس کے کہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب عطا فرمایا ہے کیونکہ آپؐ شریعت لانے والے آخری رسول تھے اور قرآن کریم کی صورت میں شریعت مکمل کر دی گئی ہے اور یہ بات ہر مسلمان کے عقیدہ کا حصہ ہے۔ مگر اس یہودی کے جذبات کے خیال سے آپؐ نے حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ اس طرح نہ کہا جائے۔ یاد رہے کہ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب آنحضرت ﷺ مدینہ کے حاکم تھے اور آپ کو مکمل اختیارات حاصل تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم سوسائٹی میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں تو یہ وہ معیار ہے جس کے مطابق ہمیں دوسروں کے احساسات کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کے باوجود اسلام اور آنحضرت ﷺ کو نہایت ناروا اعتراضات کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب ایسے لوگوں کے جارحانہ اور اشتعال انگیز رویّہ پر مسلمان، خصوصیت سے مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمان ردّ عمل دکھاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ان میں تحمّل اور برداشت نہیں ہے اور یہ مغربی معاشرہ میں ہم آہنگ ہونا نہیں چاہتے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ چونکہ ان کی تعلیم مذہب کو ملک پر مقدم رکھتی ہے اس لئے یہ وطن کے ساتھ وفادار نہیں ہو سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ عیسائیت کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو عیسائیت بھی ایسے ہی دور سے گزری ہے جب کہا جاتا تھا کہ عیسائی اپنے مذہب کے ساتھ وفادار ہیں لیکن اپنے وطن سے نہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام کسی کے وطن سے متعلق کیا تعلیم دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ایک سچے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرے۔ مذہب ایک ذاتی معاملہ ہے۔ قرآن مجید اس بات کو وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب تک اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے گا امن قائم رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ ملکی قوانین کی پابندی اور وطن سے وفاداری ایک مسلمان کے لئے اتنی ہی ضروری ہیں جتنا شریعت کی پابندی کرنا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام ملکی قانون سازوں کو نصیحت کرتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے اس لئے معاشرتی حقوق کے قیام کے دوران کسی شخص کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کی جانی چاہئے۔ کوئی ایسا قانون جو کسی شخص کے کسی مذہب کو اپنی مرضی سے اختیار کرنے یا عبادت کے طریق اپنانے میں دخل اندازی کرتا ہے اسے آج کی ترقی یافتہ دنیا میں کہیں بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

حضور نے فرمایا کہ مذہب کہتا ہے کہ سچ بولو۔ خصوصیت سے اسلام اس تعلیم پر بہت زور دیتا ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے کہ دوسروں کے حقوق غصب نہ کرو، چوری نہ کرو، کسی کو بلا وجہ قتل نہ کرو اور اولو الامر کی اطاعت کرو۔ اسلام ان باتوں پر خاص طور پر زور دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا یہ تعلیمات ملکی قوانین سے متصادم ہیں؟ میرا نہیں خیال کہ آپ اس سوال کا جواب اثبات میں دے سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس پہلو سے مَیں برطانوی حکومت اور اس کے عوام کا اور اکثر مغربی ممالک کی حکومتوں اور ان کے عوام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور ہر احمدی مسلمان بھی ان کا مشکور ہے کہ وہ بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ڈنمارک اور ہالینڈ وغیرہ میں جو غیر اخلاقی حرکتیں ہوئی ہیں بہت سے عام لوگوں نے اور گورنمنٹ کے محکموں کے افسران نے ان کے خلاف اپنی آواز بلند کی ہے اور کہا ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھا جانا چاہئے۔ حضور نے ایسے لوگوں کے اس اقدام کو قابل تعریف قرار دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر معاشرتی حقوق کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے مسلمان احتجاج کرتے ہیں تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے تاہم ایک مسلمان جو کسی بھی ملک میں رہتا ہے اس کا یہ حق نہیں ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے اور ایسی حرکتیں کرے جن سے اس کی اس ملک سے وفاداری پر کسی قسم کا حرف آتا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وقت مجھے اجازت نہیں دیتا کہ مَیں تفصیل سے اس موضوع پر بات کروں۔ بہرحال نہ تو قرآن کریم اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کا عمل کسی مسلمان کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ جس ملک میں رہتا ہے اس کے خلاف بغاوت کرے۔ اگر کسی کے ذاتی معاملات میں کوئی مسئلہ ہے یا اللہ تعالیٰ کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں کوئی مشکلات ہیں یا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی روکیں کھڑی کی جاتی ہیں تو ایسے مسلمان کو اس جگہ سے ہجرت کر لینی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ آج پاکستان میں احمدیوں کو ان کے مذہبی آزادی کے حقوق سے قانونی طور پر محروم کیا گیا ہے لیکن احمدیوں کا اس پر ردّ عمل یہ ہے کہ انہوں نے کبھی بغاوت نہیں کی۔ وہ یا تو تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں اور اگر نہیں کر سکتے تو وہاں سے ہجرت کر جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ایسے ہجرت کرنے والے احمدیوں کو اپنے ہاں قبول کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ برطانیہ اور یورپ کے عوام نے ایک لمبے تجربے سے گزرنے کے بعد مذہبی آزادی کی عظیم روایات کو قائم کیا ہے اب ان عظیم روایات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کو مذہبی آزادی اور انصاف پسندی پر مبارکباد دی تھی۔ اگر آپ اپنے ملک کی بقا چاہتے ہیں اور امن کے خواہاں ہیں تو مذہبی آزادی اور انصاف کی اس روایت کو ہمیشہ قائم رکھیں اور ایک محدود اقلیت کی غلط حرکتوں کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو انصاف کی راہ سے ہٹا دے۔ حضور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے ابتدا میں کہا تھا کہ امن ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ کر ہی قائم کیا جا سکتا ہے اس لئے بانیان مذاہب اور انبیاء سے استہزاء اور ان کی تعلیم اور صحف سے تمسخر نہ تو روزمرہ کی معروف اخلاقی قدروں کے مطابق ہے اور نہ ہی یہ خدا تعالیٰ کو پسند ہے کیونکہ تمام انبیاء خدا کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں اور سبھی امن کی تعلیم لے کر آئے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اس بنیادی اصول کو سمجھ سکیں۔

حضور نے فرمایا جس طرح ترقی یافتہ ممالک میں عوام الناس کے بنیادی حقوق کو ادا کیا جاتا ہے اسی طرح بین الاقوامی سطح پر بھی ان کو پوری طرح ادا کیا جانا چاہئے تاکہ محبت اور اخلاص اور امن کا ماحول دنیا پر غالب آ جائے۔ حضور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو جو طاقت عطا ہوتی ہے اگر اس کا صحیح استعمال نہ کیا جائے تو صورت حال تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ خدائی قانون ہے اور سپر پاورز کو ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس دَور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امن کے پیغام کے ساتھ بھیجا ہے۔ آپ آنحضرت ﷺ کے مخلص خادم تھے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ آپ مسیح و مہدی تھے۔ آپ نے قرآن مجید کی حقیقی تعلیمات کی روشنی میں ان فرائض کی نشاندہی فرمائی جو بندوں کے ذمہ خدا کے ہیں۔ اور اسی طرح لوگوں کے ایک دوسرے پر حقوق کی بھی نشان دہی فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر انسانیت اس حقیقت کو سمجھ لیتی ہے تو دنیا ایک جنت بن سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ وہ پیغام ہے جو احمدیہ جماعت ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں کامیاب ہو رہی ہے کیونکہ آپ کے بعد خلفائے احمدیہ کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر احمدی خلافت کے ساتھ اخلاص اور محبت اور وفا کا تعلق رکھتا ہے۔ اس تعلق کا نتیجہ ہے کہ تمام احمدی ساری دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کا نمونہ ہیں۔ باوجودیکہ ان کو اپنے وطن سے محبت ہے دنیا کے 190 ممالک کے احمدی بانیٔ اسلام سے بھی کامل محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔ یہ وہ بات ہے جو احمدیہ مسلم جماعت نے ہر احمدی میں پیدا کی ہے اور احمدیہ خلافت گزشتہ سو سال سے اس پر قائم ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم اپنی استعداد کے مطابق ہر ایک کو پہنچانا چاہتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ پیغام پھیلتا چلا جائے گا اور دنیا اپنے خالق کی طرف رجوع کرے گی اور امن اور محبت کا نمونہ بنے گی۔

آخر پر حضور نے ایک دفعہ پھر ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اس اہم کام میں ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں کیونکہ انسانیت کی بقا کے لئے آج یہ بہت ہی اہم کام ہے۔

دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں تمام مہمانان کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ سے کئی مہمانان نے انفرادی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور امن کانفرنس کے حوالہ سے اپنے نیک جذبات اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ یہ تمام تقریب بعد میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر دکھائی گئی۔


**THOMPSON & CO SOLICITORS**

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

**Contact:**

**Anas A.Khan, John Thompson Solicitors**

**1st floor 48 Tooting High Street**

**London SW17 0RG**

**Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005**

**Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398**

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

**Earlsfield Properties**

***We will manage your property at 0% commission***

***Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years***

***Free management Service***

***Guaranteed vacant possession***

**175 Merton Road London SW18 5EF**

**Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754**

# جماعت احمدیہ دی گیمبیا کے

# 32ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(سید سعید الحسن نائب امیر و مبلغ انچارج دی گیمبیا)

اللہ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ گیمبیا کا بتیسواں سالانہ جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ گیمبیا کا سب سے بڑا پروگرام ہوتا ہے۔اس جلسہ کی تیاری کئی ماہ پہلے سے شروع ہو جاتی ہے۔ یہ اجلاسات اور تیاری جلسہ کا حصہ ہوتی ہے لیکن اس دفعہ صدسالہ خلافت جوبلی کی وجہ سے بات ہی کچھ اور تھی۔ ہر کوئی خلافت کی نئی صدی کو خوش آمدید کہنے کے لئے بے تاب تھا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم مولانا حیدرعلی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی کو مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا۔ خلافت کی نئی صدی کے جلسہ کی اہمیت کے تحت فیصلہ کیا گیا کہ سارے ملک میں جماعتوں میں نمائندے بھجوائے جائیں اور جلسہ میں بھرپور شرکت کے لئے مؤثر رنگ میں تحریک کی جائے چنانچہ نیشنل عاملہ کے اراکین پر مشتمل ٹیم نے سارے ملک کا دورہ کیا اور جماعتوں کو جوبلی کی اہمیت بتائی۔

اس جلسہ کے لئے پہلی دفعہ مرکزی نظام اپنایا گیا اور افسر جلسہ سالانہ، افسر خدمت خلق، افسر جلسہ گاہ اور مختلف نظامتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔جلسہ میں شرکت کے لئے جماعت کا دعوت نامہ ٹی۔وی ریڈیو پر کئی دن پہلے سے شروع ہو چکا تھا۔ریڈیو نے آدھے گھنٹے کا پروگرام جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں پیش کیا۔اسی طرح اخبارات نے بھی بھرپور انداز میں جلسہ کے دعوت نامہ کو مشتہر کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ مولانا حیدرعلی ظفر صاحب جلسہ سے دو دن پہلے گیمبیا پہنچ گئے۔ان کے استقبال کے لئے بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت ائر پورٹ گئے حالانکہ یہ صبح چار بجے کا وقت تھا گویا فجر کی نماز سے اڑھائی گھنٹے پہلے۔مکرم مولانا نے آنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ قافلہ ہیڈ کوارٹر روانہ ہو گیا۔

جلسہ کے انتظامات کے معائنے کے لئے عصر کے وقت معزز مہمان امیر صاحب کے ساتھ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ یاد رہے کہ گیمبیا کا جلسہ سالانہ نصرت جہاں سکیم کے پہلے بابرکت سکول نصرت جہاں سینئر سیکنڈری سکول میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ جلسہ گاہ اور مختلف شعبوں کا معائنہ کرتے ہوئے انہوں نے بعض قیمتی مشوروں سے نوازا۔معائنہ کے بعد مکرم حیدرعلی صاحب نے تمام کارکنان سے خطاب کیا انہوں نے ڈیوٹی کے دوران نماز پڑھنے پر زور دیا اور کہا کہ صرف یہ کہہ دینا کہ ہم مصروف تھے اس لئے نماز نہیں پڑھی جلسہ کی روح کے خلاف ہے اس لئے ہمیشہ نماز کا خیال رکھیں۔انہوں نے مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی زور دیا۔

بدھ کے روز سے مہمانوں کی آمد ہو رہی تھی اور جمعرات کو ہر طرف مسیح محمدی کے دیوانے نظر آرہے تھے ان میں سپین، ہالینڈ، گنی بساؤ اور سینیگال کے وفود شامل تھے۔گنی بساؤ سے ایک بہت بڑا وفد جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچا۔

مورخہ اکیس مارچ بروز بدھ سے جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔جلسہ گاہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سننے کا انتظام تھا جہاں سب نے خطبہ سنا۔

اس کے بعد خطبہ جمعہ میں محترم مولانا حیدرعلی ظفر صاحب نے خلافت جوبلی کے پروگراموں کی طرف توجہ دلائی۔ بالخصوص روحانی پروگرام جن میں روزانہ دو نوافل، دعائیں اور ہر مہینہ ایک روزہ شامل ہیں۔ جمعہ کے بعد لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی مکرم مولانا صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ لارڈ میئر بانجل MR.Samba fall نے گیمبیا کا پرچم لہرایا۔

اس کے فوراً بعد نمائش کا افتتاح ہوا۔ یہ نمائش ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع لگائی جاتی ہے۔

## پہلا اجلاس

عصر کے وقت پہلے سیشن کا آغاز مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔اس سیشن میں مکرم Msanne Landing جو مذہبی امور کے مستقل سیکرٹری ہیں وائس پریذیڈنٹ کی نمائندگی میں تشریف لائے۔اسی طرح دارالحکومت بانجل کے لارڈ میئر Mr Samba Fall، مختلف علاقوں کے چیفس، الکالوز، امام اور ملک کی کئی معزز شخصیات شامل ہوئیں۔ اسی طرح لیبیا کے سفارت خانہ کے نمائندہ بھی شریک ہوئے۔مکرم امیر صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ امیر صاحب نے مولانا حیدرعلی صاحب کو خوش آمدید کہا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا کیا جنہوں نے ازراہ شفقت اپنے خصوصی نمائندہ کو بھجوایا۔انہوں نے آنے والے معزز مہمانوں کے لئے بھی خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد آنے والے مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مذہبی امور کے پرمانٹ سیکرٹری نے اپنے خیالات کا آغاز اس بات سے کیا کہ وہ وائس پریذیڈنٹ اور حکومت کی طرف سے جماعت احمدیہ کو بتیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔اپنی بات جاری رکھتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ ان کا یہ دوسرا موقعہ ہے کہ وہ جماعت کے اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے مانسا کونکو میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے بھی خطاب کا موقع ملا تھا۔ جب وہ وہاں کے گورنر تھے۔گورنر نے بتایا کہ حکومت جماعت کی خدمات سے اچھی طرح واقف ہے۔یہی وجہ ہے کہ جماعت کو سارے ملک میں ایک خاص عزت و وقار حاصل ہے۔گیمبیا ایک آزاد ملک ہے اور ہر کوئی اپنے مسلک کے لحاظ سے آزاد ہے۔جماعت کا گیمبیا کی ترقی میں خاص کردار ہے۔

مکرم لارڈ میئر بانجل نے اپنے خطاب میں بتایا کہ یہ ان کے لئے اعزاز کی بات ہے جو جماعت نے انہیں اپنے سالانہ جلسہ میں بلایا۔انہوں نے جماعت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اس ملک میں مذہب کی پہچان احمدیت سے ہے۔ احمدیت نے ہی ہمیں دین کی پہچان دی۔

لیبیا کے سفارت خانے کے نمائندہ نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ تمام مسلمان ایک اخوت کی لڑی میں ہیں اس لئے سب سے مقدم یہ بات ہے کہ ہم سب پیار ومحبت سے رہیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔

مکرم محترم مولانا حیدرعلی ظفر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کا آغاز اور اس کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔انہوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا۔اور اس کا مقصد روحانی ترقی اور اللہ کو پانا قرار دیا۔اسی طرح آپس میں میل جول بڑھانا بھی ایک اہم مقصد قرار دیا۔ دعا کے ساتھ یہ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

## دوسرا اجلاس

جلسہ کا دوسرا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد شروع ہوا۔اس اجلاس میں سوال و جواب کا سلسلہ رکھا گیا۔ ہمیشہ کی طرح یہ پروگرام بہت دلچسپ تھا۔احمدی اور غیر احمدی احباب نے سوالات پوچھے اور جماعت کے علماء کے ایک گروپ نے جوابات دیئے۔

## دوسرا دن

اگلے دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔نماز فجر کے بعد درس القرآن کریم ہوا۔آج کے دن پہلا اجلاس مکرم نموجہ تراولے نائب امیر اول کی زیر صدارت میں ہوا اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔پہلی تقریر کا عنوان حضرت محمد ﷺ سید الخلفاء تھا۔اس تقریر میں خاکسار نے بتایا کہ اس کائنات کی تخلیق کی وجہ ہمارے سید و مولیٰ محمد ﷺ ہیں۔ اسی لئے آپ تمام اگلوں پچھلوں کے سردار تھے۔اور وہ سجدہ جو آدم کی تخلیق کے وقت کیا گیا تھا وہ حضرت آدم کے لئے نہیں تھا بلکہ نسل آدم کے اعلیٰ ترین وجود کے لئے تھا اسی لئے سید الخلفاء کے عظیم رتبہ کا اگر کوئی مستحق ہے تو وہ صرف ایک وجود ہے اور وہ وہی ہے جس کے لئے اللہ فرماتا ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

دوسری تقریر خلافت اور اس کی برکات کے عنوان سے تھی جو کیموسونکو سابق صدر خدام الاحمدیہ نے کی۔ اس تقریر میں انہوں نے خلافت کی اہمیت و برکات کو خلفائے سلسلہ کی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا۔

## دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس میں خلافت احمدیہ اور نظام نو، خلافت احمدیہ کی دوسری صدی اور ہماری ذمہ داریاں کو موضوع سخن بنایا گیا۔مقررین میں سے مکرم مولانا محمود احمد طاہر نے آیت استخلاف کا حوالہ دے کر نئی صدی کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ خلفائے مہدیین کی اطاعت کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔انہوں نے خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کے تعلق کو ذمہ داریوں کا اہم حصہ قرار دیا۔

## تیسرا دن

چونکہ جلسے کا تیسرا دن یوم مسیح موعودؑ سے تعلق رکھتا تھا اس لئے تمام تقاریر اسی موضوع پر ہوئیں۔ان میں صداقت مسیح موعودؑ، آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں دربارہ حضرت مسیح موعودؑ، اور حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے اہم واقعات شامل ہیں۔

اپنے اختتامی خطاب میں مکرم حیدرعلی ظفر صاحب نے بیعت کے متعلق بتایا کہ بیعت کس بات کا نام ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ دے کر انہوں نے بتایا کہ بیعت کا مطلب بِک جانا ہے۔ یا اپنے آپ کو بیچ دینا ہے۔انہوں نے بیعت کی پہلی شرط پر روشنی ڈالی اور وہ الفاظ پڑھ کر سنائے کہ قبر میں داخل ہونے تک شرک نہیں کروں گا۔اسی طرح دوسری شرط میں ہر قسم کی اخلاقی برائی سے بچنے اور نیکی کے ہر راہ کو اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صرف زبان سے اقرار بیعت کافی نہیں اس لئے ان باتوں پر عمل بہت ضروری ہے۔انہوں نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات پڑھ کر سنائیں۔آخر پر مکرم حیدرعلی ظفر صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ کے فضل سے اس دفعہ حاضری غیر معمولی رہی اور چھ ہزار سے زائد افراد اس جلسہ میں شریک ہوئے۔دوران جلسہ دو افراد کو احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق ملی۔

دعا سے پہلے مکرم امیر صاحب نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا اسی طرح آنے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر سب سے زیادہ حضور ایدہ اللہ کا جنہوں نے اپنا خصوصی نمائندہ بھجوایا۔

جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت کا التزام رہا۔ اسی طرح درس القران، درس الحدیث اور ملفوظات کا اہتمام کیا گیا۔

## میڈیا میں کوریج

جلسہ کو اخبارات نے غیر معمولی کوریج دی۔تمام قابل ذکر اخبارات نے باتصویر خبریں دیں۔نیشنل ریڈیو اور کئی پرائیوٹ اسٹیشن نے بھی جلسہ کی کارروائی نشر کی۔اسی طرح نیشنل ٹیلی ویژن جسے جی۔آر۔ٹی۔ ایس کہا جاتا ہے نے اپنے خبرنامہ میں جلسہ کو کوریج دی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت دن بدن ترقی کی شاہراہ پر چلتی رہے۔

❁❁❁❁❁❁

قائم شدہ 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30/نومبر 2006ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یادیں متفرق احباب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

☆ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کسی قانونی مسئلہ پر غور ہو رہا تھا۔ حضورؒ اسلام آباد میں تھے۔ مجھے طلب فرمایا اور رات گئے تک مختلف حوالہ جات ملاحظہ فرما کر بعض باتیں مسودہ کے رنگ میں لکھواتے گئے۔ اگلے روز مزید وکلاء کی آمد ہوئی تو حضورؒ نے عصر کے بعد ملاقات کے لئے طلب فرمایا۔ حاضری کا وقت قریب آیا تو مجھے خیال آیا کہ حضورؒ کے نوٹس تو مَیں کہیں رکھ کر بھول چکا ہوں۔ سخت پریشانی میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضورؒ کے کاغذات طلب فرمانے پر صورتحال عرض کی۔ سب سہمے ہوئے تھے اور میرا تو یہ عالم کہ کاٹو تو لہو نہیں۔ مگر حضورؒ نے صرف اس قدر فرمایا: لاحول ولاقوّۃ، تین گھنٹے کی محنت ضائع کردی۔ پھر اسی بشاشت اور خندہ پیشانی سے دوبارہ لکھوانا شروع کردیا اور کسی غصہ اور رنج کا اظہار نہیں فرمایا۔ اُس روز مَیں نے حضورؒ کے اخلاق عالیہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق عالیہ کا نقشہ دیکھا۔

☆ مکرم محمود احمد بشیر صاحب سابق امیر جماعت جھنگ کا بیان ہے کہ 1965ء میں خاکسار اس قدر بیمار ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی ختم ہوا چاہتی ہے۔ میرے دوست مکرم شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب نے حضورؒ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ ربوہ آجائیں، دعا بھی ہوگی اور دوا بھی۔ مجھے پیغام ملا تو مَیں نے عرض کیا کہ مَیں تو چلنے پھرنے سے بھی عاری ہوں۔ اس پر حضورؒ نے مجھے دوا بھی بذریعہ ڈاک بھجوائی اور دعا بھی کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں معجزانہ طور پر صحت یاب ہوگیا۔

☆ مکرم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب کا بیان ہے کہ 1955ء میں کسی دوست نے اپنا بھائی ایک خط کے ہمراہ بھیجا۔ خط میں لکھا کہ کالج میں داخلہ بند ہوجانا کوئی عذر قابل سماعت نہیں، ہر صورت میں داخل کرانا ہے ورنہ...... مَیں اُس بچہ کو لے کر کالج چلا گیا اور حضورؒ (پرنسپل) سے کچھ کہے بغیر وہ خط سامنے رکھ دیا۔ حضورؒ نے خط پڑھ کر بچہ سے فرمایا: خط سے اندازہ ہوگیا ہے کہ آپ کے بھائی ہمارے باجوہ صاحب کے قریبی دوست ہیں۔ گو داخلہ کا وقت گزر چکا ہے، مَیں اس دوستی میں پھیک نہیں پڑنے دوں گا۔ ایک اَور رعایت بھی دیتا ہوں کہ داخلہ کے وقت والد یا سرپرست کا ساتھ لانا ضروری ہوتا ہے، آپ کی اس سے بھی چھٹی۔

اس کے بعد کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مَیں کسی امیدوار کو لے کر گیا تو مسکرا کر دریافت فرمایا کہ اگر داخلہ نہ ہوتو کوئی دوستی تو خطرہ میں نہیں ہوگی؟

☆ مکرم چودھری محمد سلمان اختر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے نویں بیٹے کی پیدائش پر میرے والد صاحب نے حضورؒ کی خدمت میں نام رکھنے کی درخواست کی۔ جب بہت دیر تک جواب نہ آیا تو مَیں نے بھی ایک خط ڈال دیا۔ چند دن بعد پہلی چٹھی کا جواب 'شفقت احمد' اور دوسری کا 'محمد ہارون' موصول ہوا۔ ہم نے پہلا نام رکھ لیا۔ کچھ عرصہ بعد میرا ایک اَور بیٹا پیدا ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا عہد تھا۔ حسب معمول میرے والد نے حضورؒ سے نام رکھنے کی درخواست کی تو یہ بھی لکھا کہ میرے تمام پوتوں کے نام احمد کے وزن پر ہیں اس لئے اسی وزن پر نام تجویز فرمادیں۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جواب موصول ہوا تو نام تھا: ''محمد ہارون''۔ گویا ایک بچہ کا نام دو خلفاء نے رکھا۔

## مسیح کی آمدِ ثانی اور مورمن فرقہ

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ دسمبر 2006ء میں مکرم سید ساجد احمد صاحب کے قلم سے مسیح کی آمدِ ثانی کے حوالے سے مورمن فرقے کی مشکلات کا ذکر ہے۔

انیسویں صدی عیسوی میں مسیحی فرقوں میں مسیح کی آمدِ ثانی کا ہر سو چرچا تھا۔ ان کے کئی مقبول مذہبی لیڈروں نے آمدِ ثانی کی کئی تاریخیں مقرر کیں اور عیسائی اُس رات کھلے آسمان کے نیچے ساری ساری رات جاگ کر گزار دیتے۔ جب کئی بار یہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوئیں تو کئی لوگوں نے تو بائبل کی واضح پیشگوئیوں کی توجیہہ نہ کر سکنے کی وجہ سے عاجز ہوکر یہ کہنا شروع کر دیا کہ خدا کے علاوہ کسی کو آمدِ ثانی کے لمحے کا علم نہیں۔

مورمن (Mormon) ایک عیسائی فرقہ ہے۔ دراصل Church of Jesus Christ of Latter Day Saints سے تعلق رکھنے والے مسیحی عرف عام میں مورمن کہلاتے ہیں۔ دنیا بھر میں ان کی تعداد بارہ ملین ہے۔ یہ فرقہ 1834ء میں Joseph smith نے شروع کیا تھا۔ کثرت تبلیغ اور کثرت ازدواج کی اجازت نیز کثرت اولاد کی وجہ سے اس فرقہ نے تیز رفتار ترقی کی۔

مسیح کی آمد ثانی سے متعلق دوسرے فرقوں کے اندازے تو ہزاروں سال پرانی تحریرات پر مبنی ہیں جبکہ مورمن فرقے کے بانی جوزف سمتھ نے اپنے زعم میں خود خدا سے علم پاکر آمدِ ثانی کا تعین کیا۔ چونکہ جوزف سمتھ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس لئے آمدِ ثانی کے بارہ میں اُس کی پیش گوئیوں کے پورا نہ ہونے سے نہ صرف اس کے دعویٰ پر حرف آتا ہے بلکہ اس فرقہ کی وجہِ تشکیل بے معنی ہو کے رہ جاتی ہے۔ مورمن فرقے کا یہ مخصوص اعتقاد بھی ہے کہ مسیح کا ظہور امریکہ میں ایک بار پہلے بھی ہو چکا ہے چنانچہ مورمنوں کے حوالہ سے آمد ثانی کا تذکرہ اصل میں آمدِ مکرّر کا رنگ رکھتا ہے۔

جوزف سمتھ نے 2/اپریل 1843ء کو کہا کہ ایک روز وہ ابنِ آدم (یعنی مسیح) کے آنے کے وقت کے بارہ میں بڑی توجہ سے دعا کر رہا تھا کہ اس نے ایک آواز سنی جو یہ دہرا رہی تھی کہ جوزف، میرے بیٹے، اگر تم 85 سال زندہ رہے تو تم ابن آدم کا منہ دیکھ لو گے۔ سو اتنا کافی سمجھو اور اس معاملہ میں مجھے مزید زحمت نہ دو۔

جوزف سمتھ 1805ء میں پیدا ہوا تھا، گویا اُس کو غیبی آواز نے بتایا کہ آمد ثانی سن 1890ء تک ہوجائے گی۔ لیکن جوزف کو 27 جون 1844ء کو ایک مشتعل ہجوم نے 39 سال کی عمر میں ہی مار ڈالا۔

سب سے پہلے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا غیبی آواز کو جوزف سمتھ کی متوقع عمر کا علم نہ تھا؟ اگر نہیں تھا تو وہ آواز کس کی تھی؟ اگر خدا کی آواز تھی تو اسے تو اس کی عمر کا علم ہونا چاہئے تھا۔ اگر وہ آواز نامعلوم تھی تو پھر اُس کے باقی بیانات بھی مشکوک ہوجاتے ہیں۔ پھر اگر غیبی آواز کو جوزف کی قبل از وقت موت کا علم تھا تو پھر پچاسی کا معین عدد کیوں استعمال کیا گیا؟ چنانچہ غیبی آواز نے جو کہا اس کا صرف ایک ہی حتمی مطلب نکالا جاسکتا ہے کہ آمد ثانی 1890ء تک ہوجانا چاہیے تھا جو مورمنوں کے نزدیک نہیں ہوئی۔

4/اپریل 1943ء کو جوزف سمتھ نے ایک کانفرنس میں اعلان کیا کہ اگر اسے پیش گوئی کرنا ہوتو وہ یہ کہے گا کہ وقتِ آخر 1844ء، 45ء یا 46ء یا چالیس سالوں میں وقوع پذیر نہیں ہوگا۔ اگلی نسل میں ایسے ہیں جو مسیح کے آنے سے پہلے موت کا مزانہ چکھیں گے۔

آج اس پیش گوئی کو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ آج اُس دَور کا کوئی شخص زندہ نہیں۔ چنانچہ جوزف کے پیروکاروں نے اس کی مختلف توجیہات پیش کیں اور اس عرصہ کو پھیلا دیا۔ حالانکہ جب تک جوزف سمتھ زندہ رہا وہ مسلسل آمد ثانی کے بہت قریب ہونے کا ذکر کرتا رہا۔ اُس کا دعویٰ تھا کہ وہ آمدِ ثانی کے لئے راہ ہموار کرنے آیا ہے۔ اُس نے جو تحریکیں پیش کیں اُن کا بنیادی مقصد آمد ثانی کے استقبال کی تیاری ہی بیان کی جاتی ہے۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ آمد ثانی کی توقع اپنے دورِ حیات میں ہی رکھے ہوا تھا۔

## محترم چوہدری منیر احمد عارف صاحب

محترم چوہدری منیر احمد عارف صاحب مورخہ 4 مارچ 2007ء کی صبح بعمر 78 سال وفات پاگئے۔ آپ مکرم چوہدری مولابخش صاحب کے ہاں 2/جنوری 1929ء کو پیدا ہوئے۔ مڈل کرکے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 23/جون 1946ء کو زندگی وقف کی۔ پھر جامعہ احمدیہ سے مورخہ 22 نومبر 1956ء کو شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

آپ نے 17 سال تک بیرون ملک خدمات سرانجام دیں۔ 26 نومبر 1957ء کو برما تشریف لے گئے جہاں سے 12 نومبر 1960ء کو واپس ربوہ آئے۔ نائیجیریا میں دو مرتبہ 17/جنوری 1964ء تا 4/اپریل 1967ء اور پھر 21/فروری 1971ء تا 10 مارچ 1974ء خدمات سرانجام دیں۔ اکتوبر 1975ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمات کا آغاز کیا اور 30/جون 2002ء تک 27 سال تدریس کے فرائض سرانجام دیئے نیز ایک عرصہ تک ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔ 1986ء سے تا وفات مرکزی قاضی بھی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور صدارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دوران مہتمم وقار عمل اور مہتمم مقامی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ نیک سیرت، متحمل مزاج، محنتی اور صائب الرائے تھے۔ مرحوم نے اہلیہ مکرمہ رضیہ منیر صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ موصی تھے چنانچہ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

=============

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8/جون 2007ء میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے محترم چوہدری منیر احمد صاحب عارف کے اوصاف بیان کرتے ہوئے اپنے مضمون میں لکھا کہ جلسہ سالانہ ربوہ کے مواقع پر آپ ناظم لنگر خانہ اور ناظم ریزرو کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ حلقہ کوارٹرز تحریک جدید میں آپ بطور صدر محلّہ بھی خدمات بجالاتے رہے۔

اپنے بچوں کے ساتھ آپ کا دوستانہ تعلق تھا۔ آپ نے گھر میں رنگ کا نیٹ لگایا ہوا تھا اور عصر تا مغرب بچوں کے ساتھ رنگ کھیلتے اور دوستانہ انداز میں ان کی تربیت فرماتے۔ تاہم نمازوں کے حوالے سے سخت پابندی کرواتے اور اس بارے میں نرمی نہ تھی۔ آپ کے بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب عارف سابق نیشنل سیکرٹری وقف نو اور سابق نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی جب جرمنی گئے تو اُنہیں اپنے والد کا خط ملا جس میں جماعتی خدمت کے حوالہ سے پوچھا گیا تھا۔ اِنہوں نے جواب میں لکھا کہ ابھی مجھے زیادہ خدمت کی توفیق نہیں مل رہی۔ اس پر محترم مولانا صاحب نے لکھا: ''یاد رکھو اگر تم جماعت کے ہو تو ہمارے بھی ہو۔ اگر جماعت کے نہیں تو ہمارے بھی نہیں''۔ اس واقعہ سے آپ کی جماعت کے ساتھ محبت اور اپنے بچوں کی خدمت دین کے بارہ میں خواہش کا اندازہ ہوتا ہے۔

محترم عارف صاحب کے والد نے آپ کی تربیت کس انداز سے کی تھی، اس کا اندازہ اِس واقعہ سے ہوتا ہے کہ جامعہ میں زمانہ طالب علمی میں ایک بار آپ بیمار ہوگئے۔ بہت تھوڑی سی رقم گزارہ کے لئے ملتی تھی۔ آپ کے والد صاحب آپ کو 25 روپے ماہانہ بھیجا کرتے تھے۔ یہ رقم نہ آئی تو آپ نے اُنہیں خط لکھا اور خط بھی بیرنگ ڈالا کیونکہ ٹکٹ کے پیسے بھی نہ تھے۔ لیکن خط ڈالنے کے بعد آپ کو خیال آیا کہ یہ خط نہیں لکھنا چاہئے تھا۔ قبل اس کے کہ آپ کے والد صاحب کو یہ خط ملتا، وہ منی آرڈر کے ذریعہ آپ کو رقم بھجوا چکے تھے۔ تاہم جب یہ خط اُن کو ملا تو اُنہوں نے آپ کو جواباً لکھا کہ اگر تمہارا خط مجھے پہلے مل جاتا تو میں تمہیں رقم نہ بھجواتا۔ تمہیں تو قربانی کرنی ہے اور تم واقف زندگی ہو۔ اس پر آپ نے اپنے والد سے معافی مانگی اور قناعت کا یہ سبق ہمیشہ یاد رکھا۔

==========

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/جون 2007ء میں مکرم ابن کریم صاحب نے اپنے مضمون میں محترم چودھری منیر احمد عارف صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا کہ استاذی المحترم عارف صاحب بڑے ہی دھیمے مزاج کے بڑے ہی دلربا انسان تھے۔ وجاہت اور شرافت چہرے سے خوب ٹپکتی تھی۔ دراز قد، بھرے ہوئے جسم، خوبصورت داڑھی، جتنے بارعب دکھائی دیتے تھے اتنے ہی اندر سے حلیم۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ 9 مارچ 2007ء میں ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ دو سوٹیوں کے سہارے چل کر اپنے فرائض ادا کرنے قضاء میں آئے۔ ناظم صاحب دارالقضاء نے کہا آپ اس حالت میں اتنی تکلیف کرکے کیوں آگئے۔ کہنے لگے دل نہیں مانتا کہ جو فرائض نظام جماعت نے میرے ذمے لگائے ہیں ان کو ادا نہ کروں۔ چنانچہ جو شخص اس حالت میں بھی مفوضہ امور کی سرانجام دہی کے لئے دیوانہ وار گرتے پڑتے چلا آرہا ہو اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحت کی حالت میں کس جانفشانی سے فرائض کی ادائیگی کرتے ہوں گے۔

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide

25th April 2008 – 1st May 2008

*Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

## *Friday 2nd May 2008*

**00:00** Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
**01:00** History of Ahmadiyyat
**01:35** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 4th June 1998.
**02:45** Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th December 1997.
**03:55** Al Maa'idah
**04:15** Huzoor's Tours
**04:55** Mosha'airah: an evening of poetry
**06:05** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**06:55** Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 14th January 2007.
**08:00** Le Francais C'est Facile: lesson no. 90
**08:25** Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
**09:10** Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 5th January 1996.
**10:15** Indonesian Service
**11:30** Live proceedings from Jalsa Salana Nigeria
**12:00** Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Nigeria.
**13:00** Live proceedings from Jalsa Salana Nigeria
**14:10** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**15:05** Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
**16:00** Proceedings from Jalsa Salana Nigeria 2008
**16:30** Friday sermon [R]
**17:30** Proceedings from Jalsa Salana Nigeria including flag hoisting.
**18:30** Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
**20:35** MTA International News Review Special
**21:10** Jalsa Salana Nigeria: repeat of proceedings for Jalsa Salana Nigeria 2008.
**21:45** Friday Sermon [R]
**22:40** Jalsa Salana Nigeria [R]

## *Saturday 3rd May 2008*

**00:00** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
**01:00** Le Francais C'est Facile: lesson no. 90
**01:25** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th June 1998.
**02:15** Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Nigeria 2008.
**02:45** Friday Sermon: recorded on 2nd May 2008, from Nigeria.
**03:45** Jalsa Salana Nigeria: repeat of proceedings for Jalsa Salana Nigeria, including flag hoisting ceremony.
**04:55** Spotlight: An Interview with Dr Ahsan-ul-Haq, hosted by Ahmad Mubarak. Part 2.
**06:00** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**07:05** Ken Harris Oil Painting: Part 7.
**07:45** Friday Sermon: recorded on 2nd May 2008 for Nigeria. [R]
**09:00** Jalsa Salana Nigeria 2008: Live proceedings from Jalsa Salana Nigeria, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
**12:05** Tilaawat & MTA News
**12:50** Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
**14:00** Jalsa Salana Nigeria 2008: Repeat of Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
**17:05** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th February 1997. Part 1.
**18:00** Ken Harris Oil Painting: Part 7.
**18:30** Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
**20:35** International Jama'at News
**21:05** Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings, including address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.

## *Sunday 4th May 2008*

**00:10** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**00:55** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th June 1998.
**01:55** Friday Sermon: recorded on 2nd May 2008.
**02:55** Jalsa Salana Nigeria 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V recorded on 3rd May 2008, from Nigeria.
**06:00** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**06:55** Jamia Ahmadiyya class with Huzoor, recorded on 21st January 2007.
**08:00** The Meaning of Life: a discussion hosted by Azhar Ahmad about the purpose of life according to the teachings of Islam.
**08:30** Learning Arabic: lesson no. 22.
**09:00** Jalsa Salana Nigeria 2008: Live proceedings from Jalsa Salana Nigeria. Including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
**12:05** Tilaawat & MTA News
**12:50** Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
**14:05** Friday Sermon: Recorded on 2nd May 2008.
**15:15** Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Nigeria. Including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]
**18:30** Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
**20:30** MTA International News
**21:05** Live proceedings from Jalsa Salana Nigeria. Including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]

## *Monday 5th May 2008*

**00:10** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**00:50** The Meaning of Life: discussion programme
**01:20** Learning Arabic: lesson no. 22
**02:35** Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 2nd May 2008, from Nigeria.
**02:55** Jalsa Salana Nigeria 2008: repeat of proceedings from Jalsa Salana Nigeria. Including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
**06:00** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**07:00** Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class held with Huzoor. Recorded on 27th January 2007.
**07:55** Le Francais C'est Facile: lesson no. 99
**08:20** Jalsa Speeches: speech delivered by Muhammad Kareem-Uddin Shahid on the topic of 'Islam and Peace' on the occasion of Jalsa Salana Qadian 2006.
**09:05** Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th February 1999.
**10:20** Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 21st March 2008.
**11:25** Medical Matters
**12:10** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**13:10** Bangla Shomprochar
**14:10** Friday Sermon: recorded on 16th March 2007.
**15:00** Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
**16:10** Jalsa Speeches: speech delivered by Muhammad Kareem-Uddin Shahid on the topic of 'Islam and Peace'. [R]
**16:45** Rencontre Avec Les Francophones [R]
**17:55** Medical Matters
**18:35** Arabic Service: a discussion on the topic of Polygamy, hosted by Maha Dabbous.
**19:35** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th June 1995.
**20:40** MTA International Jama'at Persecution News
**21:20** Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
**22:20** Friday Sermon [R]
**23:25** Jalsa Speeches: speech delivered by Muhammad Kareem-Uddin Shahid on the topic of 'Islam and Peace'. [R]

## *Tuesday 6th May 2008*

**00:05** Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
**01:10** Le Francais C'est Facile: lesson no.99
**01:40** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th May 1995.
**02:50** Friday Sermon recorded on 16th March 2007.
**03:35** Medical Matters: A health programme hosted by Dr Muzaffar Sharma.
**04:15** Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th February 1999.
**05:25** Jalsa Salana Qadian 2006
**06:00** Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
**07:05** Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor, recorded on 28th January 2007.
**08:00** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd March 1996.
**08:30** MTA Travel: a visit to Beijing.
**09:25** Spectrum: programme presented by Dr Mohammad Iqbal on the topic of the launch of a report titled 'Rabwah: a place for Martyrs?'
**10:00** Indonesian Service
**11:00** Sindhi Service: translation of Friday Sermon delivered on 17th August 2007.
**12:00** Tilaawat, Dars & MTA News
**13:00** Bangla Schomprochar
**14:00** Jalsa Salana Spain 2005: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 8th January 2005.
**15:00** Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
**15:55** Question and Answer session [R]
**16:50** MTA Travel: Beijing [R]
**17:25** Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
**18:30** Arabic Service
**20:30** MTA International News Review Special
**21:00** Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
**22:05** Jalsa Salana Spain 2005 [R]
**22:55** Football Tournament

## *Wednesday 7th May 2008*

**00:00** Tilaawat, Dars & MTA News
**00:55** Learning Arabic: lesson no. 23
**01:30** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th June 1998.
**02:35** MTA Travel: Beijing
**03:10** Spectrum
**03:35** Question and Answer Session
**04:25** Football Tournament
**05:05** Jalsa Salana Spain 2005: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 8th January 2005.
**06:05** Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News
**07:00** Children's Class with Huzoor recorded on 3rd February 2007.
**08:00** Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
**08:40** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 1.
**09:35** Australian Motor Show 2007.
**10:05** Indonesian Service
**11:05** Swahili Service
**12:00** Tilaawat & MTA News
**12:50** Bangla Shomprochar
**13:50** From the Archives: Friday sermon recorded on 11th April 1986.
**14:40** Jalsa Salana UK: speech delivered by Muzaffer Ahmed Zafar about 'Upholding Islamic values living in the West', at Jalsa Salana UK 1990.
**15:05** Children's Class [R]
**16:00** Lajna Magazine
**16:30** Seerat Hadhrat Masih Maood (as) [R]
**17:05** Question and Answer Session [R]
**18:05** Australian Motor Show 2007: visit to motor show held in Sydney.
**18:30** Arabic Service
**19:30** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th July 1995.
**20:30** MTA International News
**21:05** Children's Class [R]
**22:10** Jalsa Salana UK [R]
**23:00** From the Archives: Friday sermon recorded on 11th April 1986. [R]

## *Thursday 8th May 2008*

**00:00** Tilaawat, Documentary & MTA News Review
**01:00** Hamaari Kaenaat
**01:30** Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th July 1998.
**02:30** Question and Session Session
**03:20** Australian Motor Show 2007
**03:40** Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
**04:15** From the Archives
**05:05** Lajna Magazine
**05:30** Jalsa Salana UK
**06:00** Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
**06:55** Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 10th February 2007.
**07:50** English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 16th July 1994.
**08:50** Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India
**10:15** Indonesian Service
**11:10** Pushto Service
**12:00** Tilaawat, Dars & MTA News
**13:00** Bangla Shomprochar
**14:05** Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded 17/12/1997.
**15:15** Khilafat Convention
**16:20** English Mulaqa'at: recorded 16th July 1994 [R]
**17:25** Mosha'airah: an evening of poetry [R]
**18:30** Live Arabic Service
**20:15** MTA Interntional News
**21:00** Khilafat Convention [R]
**22:10** Tarjamatul Qur'an Class [R]
**23:10** Bustan-e-Waqfe Nau [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

**Al Fazl International Weekly, London**

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 25 April, 2008 | Issue No. 17

## کوئی مذہب بھی امن کی بربادی کی تعلیم نہیں دیتا خواہ وہ اسلام ہو یا عیسائیت یا ہندو مذہب یا کوئی بھی اور مذہب

اسلام اپنے پیروکار سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ دوسروں کا خیر خواہ ہو اور امن کو قائم کرے۔ مگر بدقسمتی سے بعض نام نہاد مسلمانوں نے اور غیروں نے بھی اسلام کے اس خوبصورت تصور کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ میڈیا اور بعض نام نہاد تعلیم یافتہ لوگ سراسر ناجائز طور پر غلط تصور جہاد کو قرآن کی طرف منسوب کر کے اس کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

**امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ منفی تشریحات پیش کرنے کے بجائے کسی معاملہ کی اصل تصویر کو دیکھا جائے۔**

**غریب ممالک کی غربت کو دور کرنے کے لئے زبانی ہمدردی کافی نہیں بلکہ تمام ترقی یافتہ ممالک اور تیل کی دولت اور دیگر ذرائع سے مالا مال ممالک کو مل کر عملی طور پر منظّم کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔**

مختلف قوموں اور مذہبوں کے افراد میں امن کے قیام کے لئے یہ بہت اہم اصول ہے کہ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھا جائے اور کوئی ایسی بات نہ کہی جائے جو دلوں میں نفرت پیدا کرے۔

ملکی قوانین کی پابندی اور وطن سے وفاداری ایک مسلمان کے لئے اتنی ہی ضروری ہیں جتنا شریعت کی پابندی کرنا۔ البتہ معاشرتی حقوق کے قیام کے دوران کسی شخص کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں کی جانی چاہئے۔

برطانیہ اور یورپ کے عوام نے ایک لمبے تجربے سے گزرنے کے بعد مذہبی آزادی اور انصاف کی عظیم روایات کو قائم کیا ہے اگر آپ اپنے ملک کی بقا چاہتے ہیں اور امن کے خواہاں ہیں تو مذہبی آزادی اور انصاف کی ان عظیم روایات کو ہمیشہ قائم رکھیں اور ایک محدود اقلیت کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو انصاف کی راہ سے ہٹا دے۔

**اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امن کے پیغام کے ساتھ بھیجا ہے۔ آپ کے بعد خلفائے احمدیہ کا سلسلہ جاری ہے اور امن کا یہ پیغام ساری دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں کامیابی بھی ہو رہی ہے۔**

**مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ پیغام پھیلتا چلا جائے گا اور دنیا اپنے خالق کی طرف رجوع کرے گی اور امن اور محبت کا نمونہ ہوگی۔**

### جماعت احمدیہ یوکے کے زیراہتمام بیت الفتوح (لندن) میں منعقدہ خلافت جوبلی امن کانفرنس میں
### سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز و بصیرت افروز خطاب

**ایک ہزار سے زائد افراد کا اجتماع۔ مختلف علاقوں کے میئرز، ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز، میڈیا کے نمائندگان اور متعدد سیاسی وسماجی شخصیات کی شمولیت**

(رپورٹ مرتبہ: بشیر احمد اختر۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ UK +ابولبیب)

(بیت الفتوح لندن۔29/مارچ 2008ء)۔ جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام بیت الفتوح لندن میں 29/مارچ 2008ء کو صد سالہ خلافت جوبلی پروگراموں کے تحت ایک شاندار امن کانفرنس (Peace Conference) کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں کم وبیش ایک ہزار افراد شامل ہوئے۔ ان میں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں کی تعداد ساڑھے پانچ صد سے زائد تھی جن میں ممبران پارلیمنٹ، میئرز، کونسلرز، ٹی وی اور میڈیا کے نمائندگان، ڈاکٹرز اور مختلف سیاسی وسماجی شخصیات شامل تھیں۔ ناصر ہال میں مستورات کے لئے جبکہ طاہر ہال میں مردوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ دونوں ہال موقع کی مناسبت سے خوب سجائے گئے تھے۔ مہمانان کرام پانچ بجے شام سے ہی آنا شروع ہوئے اور یہ سلسلہ سات بجے تک جاری رہا۔ ریفریشمنٹ کے بعد مہمانوں کو مسجد بیت الفتوح دکھائی گئی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سات بج کر دس منٹ پر طاہر ہال میں تشریف لانے پر سب مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم زکریا چوہدری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے ایک مختصر خطاب میں تمام مہمانوں کو اس نہایت اہم سالانہ کانفرنس میں شمولیت پر خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ اسلام کے معنی ہی امن وسلامتی کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی امن وسلامتی کا پرچار کیا اور امر واقعہ یہ ہے کہ بنیادی انسانی حقوق کا چارٹر بھی آپ ہی نے عطا فرمایا۔ امیر صاحب یوکے نے کہا کہ اسلام کی حسین تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں بے امنی وفساد دکھائی دیتا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا دین اسلام کا احیاء ہو اور دنیا امن کا گہوارہ بنے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ نے مذہبی رواداری کو اپنانے اور مذہبی اختلافات کے باوجود باہمی ہمدردی اور مشترک انسانی قدروں کے فروغ پر زور دیا۔ مکرم امیر صاحب نے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ دنیا بھر میں امن کے فروغ کے لئے ہمہ تن کوشاں ہیں اور آپ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ دنیا بھر میں اختلاف رنگ ونسل اور عقائد سے قطع نظر تمام بنی نوع انسان

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں